الفضل آن لائن کے فضلوں بھرے 3 سال نمبر جزو دوم

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر۔ ابو سعید

بدھ 14/ دسمبر 2022ء | 19/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 14/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:274

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ﴿۱۲﴾

(التکویر: 11- 12)

ترجمہ: اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔

فرمان خلیفۂ وقت

ہماری ذمہ داریاں

آج ہمارا کام ہے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھائیں، توحید کو اپنے دلوں میں راسخ کریں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلے میں دنیا اور اس کی آسائشوں کو پس پشت کریں وہاں اپنے اندر ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اس معاشرے کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ آج دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے سے انکاری ہے اور ہر سال کافی بڑی تعداد میں لوگ خدا کے وجود سے انکاری ہوتے چلے جا رہے ہیں اور مذہب کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں، عیسائیت میں بھی اور دوسرے مذاہب میں بھی بلکہ بعض دفعہ مسلمانوں میں بھی۔

پس جو یہ لوگ انکاری ہو رہے ہیں تو ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہم اپنے دلوں میں پیدا کر کے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کریں۔تب ہی ہم اس جلسے کے مقصد کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے اور تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں گے۔صرف اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت پیدا کرنا ہی کافی نہیں ہے، اتنا ہی کام نہیں ہمارا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کام ہے ہمارا بلکہ اپنی اولادوں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسولؐ کی محبت پیدا کرنے کے لیے ہمیں بھرپور کوشش کرنی ہوگی اور اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر، آپؑ کے مشن کو اور آپؑ کے مقصد کو آگے بڑھانا ہماری بھی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 27/ ستمبر 2019ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- یہ شمع آندھیوں میں بھی جلتی رہی ہمیش (منظوم)
- اور جذبوں کو جگائیں شاعرانہ سلسلہ
- الفضل کی اہمیت
- الفضل۔ ایک روحانی مائدہ
- مکرم عبد اللہ خان شہید کی قبر سے روشنی
- الفضل آن لائن اور بھارت کے خدمت گزار
- الفضل کو علمی لبادہ پہنا کر سجانے اور سنوارنے والے ایڈیٹرز
- ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری
- سو سال قبل کا الفضل

فرمانِ رسولؐ

نئی بستی میں داخل ہونے کی دُعا

آنحضور ﷺ نے نئی بستی میں داخل ہونے کی یہ دعا فرمائی ہے۔

اے اللہ! ہمارے لئے اس جگہ میں برکت رکھ دے۔ہمیں اس بستی میں برکت بخش۔ ہمارے لئے اس جگہ میں برکت کے سامان مہیا کر دے۔ اے اللہ! ہمیں اس جگہ کے پھلوں سے رزق دے اور اس کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور اس جگہ کے نیک بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے۔

(معجم الاوسط طبرانی باب العین من اسمہ عبد الرحمٰن حدیث نمبر 4755)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ بیرونی و اندرونی خرابیوں کی اصلاح کے لیے قلم کا استعمال کریں

اُن باہمّت دوستوں کی خدمت میں جو کسی قدر امداد اُمور دین کے لیے مقدرت رکھتے ہیں

؏ اے مَرداں بکوشید و برائے حق بجوشید

اگرچہ پہلے ہی سے میرے مخلص احبابِ للّٰہی خدمت میں اس قدر مصروف ہیں کہ میں شکر ادا نہیں کر سکتا اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کو ان تمام خدمات کا دونوں جہانوں میں زیادہ سے زیادہ اجر بخشے لیکن اس وقت خاص طور پر توجّہ دلانے کے لیے یہ امر پیش آیا ہے کہ آگے تو ہمارے صرف بیرونی مخالف تھے اور فقط بیرونی مخالفت کی ہمیں فکر تھی اور اب وہ لوگ بھی جو مسلمان ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں بلکہ مولوی اور فقیہ کہلاتے ہیں سخت مخالف ہو گئے ہیں یہاں تک وہ عوام کو ہماری کتابوں کے خریدنے بلکہ پڑھنے سے منع کرتے اور روکتے ہیں اس لیے ایسی دقّتیں پیش آ گئی ہیں جو بظاہر ہیبت ناک معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ہماری جماعت سُست نہ ہو جائے تو عنقریب یہ سب دقّتیں دُور ہو جائیں گی۔ اس وقت ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ بیرونی اور اندرونی دونوں قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنے کے لیے بدل و جان کوشش کریں اور اپنی زندگی کو اسی راہ میں فدا کر دیں اور وہ صدق قدم دکھلاویں جس سے خدا تعالیٰ پوشیدہ بھیدوں کو جاننے والا اور سینوں کی چھپی ہوئی باتوں پر مطلع ہے راضی ہو جائے۔ اسی بناء پر میں نے قصد کیا ہے کہ اب قلم اٹھا کر پھر اُس کو اسوقت تک موقوف نہ رکھا جائے۔ جب تک کہ خدائے تعالیٰ اندرونی اور بیرونی مخالفوں پر کامل طور پر حُجّت پوری کر کے حقیقت عیسویہ کے حربہ سے حقیقت دجالیہ کو پاش پاش نہ کرے۔ لیکن کوئی قصد بجُز توفیق فضل و امداد و رحمت الٰہی انجام پذیر نہیں ہو سکتا اور خدائے تعالیٰ کی بشارات پر نظر کر کے جو بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ اس عاجز کو بھی امید ہے کہ وہ اپنے اس بندہ کو ضائع نہیں کریگا اور اپنے دین کو اُس خطرناک پراگندگی میں نہیں چھوڑے گا جو اب اُس کے لاحق حال ہے۔

(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 430-431)

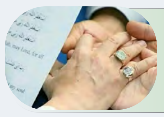

دربارِ خلافت

نماز کی فرضیت اور خلافت سے وابستگی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اجتماع انصار اللہ بھارت کے لئے خصوصی پیغام مجلس انصار اللہ بھارت کے نام میں تحریر فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضور ﷺ کے عاشقِ صادق اور اپنے نہایت پیارے وجود مسیح و مہدی کو بھیجا پھر ان کی جانشینی میں خلفاء کا دائمی سلسلہ بھی جاری فرمایا۔اب تقویٰ میں ترقی وہی کریں گے جو نظامِ خلافت سے جڑے رہیں گے۔ انہیں کو گناہوں سے نجات ملے گی جو خلافت سے محبت اور اطاعت میں ترقی کرتے رہیں گے۔ دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے خلیفۂ وقت کے قریب ہونے کے لیے ایم ٹی اے کا ذریعہ بھی عطا فرمایا ہے۔ آپ تمام خطباتِ جمعہ اور مختلف مواقع کے خطابات براہ راست سن سکتے ہیں۔ اس لیے خود بھی اور اپنے اہل و عیال کو ایم ٹی اے سے جوڑیں اور جو نیک باتیں سنیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ دیگر ادیان پر اسلام کا غلبہ ہو اور سب دنیا ایک وجود کی طرح ہو جائے آپ بھی اسی وحدت کی لڑی میں پروئے رہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

پس خلافت کی حبل اللہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظامِ خلافت سے فیض پانے کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وھم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسی لیے فرمایا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اطمینان اور سکینتِ قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 310-311)

یاد رکھیں کہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔قرآن شریف اور احادیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔کوئی ناصر ایسا نہیں ہونا چاہیے جو پنجوقتہ نمازوں میں غافل ہو۔اللہ تعالیٰ عملی اصلاح کو پسند کرتا ہے۔ ان لوگوں کو بہترین اجر عطا فرماتا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ تا وہ تمہارے ساتھ ہو۔رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اول ایسی ہی جماعت ہلاک ہو گی۔موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب اس کی امت نے خدا تعالیٰ کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ ان میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک کئے گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112)

آپ خوش قسمت ہیں کہ ہر سال اجتماع کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری بستی میں جمع ہوتے ہیں۔ یہ نہایت بابرکت موقع ہے۔اسے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں۔اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ افضال سے فیضیاب ہو کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور اس نیک اثر کو تا دیر اپنے اندر سموئے رکھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26/ نومبر 2019ء)

یہ شمع آندھیوں میں بھی جلتی رہی ہمیش

ہر بات تیری دل میں اترتی رہی ہمیش
الفضل تیری منزلت بڑھتی رہی ہمیش

قرآن کا ہو علم کہ اُسوۂ رسول کا
ہر تربیت کی بات سے سجتی رہی ہمیش

خطبہ امامِ وقت کا، مہدی کی بات ہو
تیری جبینِ ناز سنورتی رہی ہمیش

خواتینِ خاندان کے زیور تری بنا
محمود کے خلوص سے پھلتی رہی ہمیش

علمی حکایتیں ہیں اور دیں کی روایتیں
بس پاک صاف رستے پہ چلتی رہی ہمیش

پھونکوں سے یہ چراغ بجھیں گے نہ حشر تک
یہ شمع آندھیوں میں بھی جلتی رہی ہمیش

سالار پہلا حضرتِ فضلِ عمر ہی ہیں
جس کے قلم کی تیغ تو چلتی رہی ہمیش

دُکھ سُکھ میں احمدی کے تو ہر دم ہے پیش پیش
صبح و مسا دعا تری ملتی رہی ہمیش

حافظؔ! یہ مائدہ ہمیں سیراب کر گیا
یاں روح کی پیاس ہی بجھتی رہی ہمیش

ابنِ کریم

(روزنامہ الفضل جوبلی نمبر 2013ء)

مرسلہ: ابو سدید

اداریہ

اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ

قوموں کو ترو تازہ رکھنے میں قوم کے خطیبوں، مقررین، لکھاریوں اور شعراء کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ عرب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو عرب شعراء اپنی قوم کو اشعار کہہ کر اور انہیں خوش الحانی سے پڑھ کر ابھارا کرتے تھے۔ بالخصوص جنگوں میں اور عربوں میں سالہا سال جاری رہنے والی جنگوں میں دونوں اطراف کے شعراء اپنے اپنے فوجی نوجوانوں کو انگیخت رکھا کرتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد زمانہ جاہلیت کے شعراء اسلام قبول کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں شعرو شاعری کیا کرتے تھے۔ اسلامی جنگوں میں ان شعراء نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے حوالہ سے حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر تاریخ کا حصہ بن گیا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ (میرا تمام دیوان حسان بن ثابتؓ کا ہوتا اور) ’’کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔‘‘

(سیرت طیبہ صفحہ 27-28)

روایت ہے کہ:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے ساتھ والے البیت میں جو البیت المبارک کہلاتا ہے۔ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اُس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سُنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسّان بن ثابتؓ کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(دیوان حسّان بن ثابت)

اے خدا کے پیارے رسول! تُومیری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس طرح روتے دیکھا اور اُس وقت آپؑ البیت میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مَیں اِس وقت حسّان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی ہے کہ ’’کاش! یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔‘‘

(سیرت طیبہ صفحہ 27-28)

روحانی جماعتوں میں بھی شعراء، خطیب، مقررین اور محررین اپنے اقوال، تقاریر اور تحاریر سے مومنین کے جذبات ابھارتے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں ہمارے خطیب اور شعراء صحابہ رسولؐ اور صحابہ مسیح موعودؑ کے ایمان افروز اور قربانی کے واقعات کو بیان کر کے ہمارے عزائم کو بلند رکھتے اور جذبات کو ابھارتے ہیں۔ ان خطیبوں میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات پڑھ کر ہماری روحوں کی تسکین کا باعث بنتے رہتے ہیں۔

ان میں سب سے اوّل اور اولیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب، تقاریر، ورچوئیل ملاقاتیں اور This Week with Huzoor میں ایمان افروز گفتگو ہے۔ یہ وقت کی آواز بھی ہے۔ جس امر کی ضرورت خلیفۃ المسیح محسوس فرماتے ہیں یا اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرماتا ہے وہی امر آپ اپنے خطبات میں بیان فرما کر احباب جماعت کی اصلاح و تربیت فرماتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں امریکہ کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع، ہر مرحلہ میں احباب جماعت کو ایمان افروز لمحات سے مستفید کروایا اور احباب نے بھی ان سے خوب فائدہ اٹھایا اور اپنے ایمانوں کو جلا بخشی۔ اس پورے دورہ کو مکرم عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد یو کے نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جس احسن انداز میں امریکہ کے دورہ کی رپورٹنگ کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ رپورٹس قارئین الفضل کے دلوں میں جگہ بناتی رہیں اور ایمان کو گرمانے کا موجب ہوئیں۔

پھر شعراء کرام دورہ امریکہ بالخصوص فتح عظیم اور نمائش کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے وہ بھی قابل التفات ہے۔ جن کو ادارہ نے الفضل آن لائن میں جگہ دی اور اب ایسے مبارک وجودوں کے تاثرات کو ’’خصوصی نمبر مسجد فتح عظیم‘‘ میں تین دن لگا تار جمع کر دیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے زائن جا کر بطور زندہ ثبوت پیش کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ تمام وہ خطیب، محرر، مقرر اور شعراء ہیں جن کے متعلق غالباً ایک احمدی شاعر جناب اطہر حفیظ فراز نے یوں اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔

روح کو گرما رہے ہیں احمدیت کے خطیب
اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ

(الفضل آن لائن 5؍ اکتوبر 2022ء)

معاندین احمدیت کے واقعات کا ذکر کر کے موصوف نے اپنے اس منظوم کلام میں واقعتاً احمدیوں کے جذبات کو خوب ابھارا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

جس کا لنک یہ ہے:

https://www.alfazlonline.org/0569623/2022/10//

پس آج اس بات کی ضرورت پہلے کی نسبت زیادہ محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے خطیب، مقررین، مضمون نویس اور شعراء اس سلسلہ میں خود اپنے آپ کو بھی بیدار کریں اور اپنے تاثرات اور جذبات سے الفضل آن لائن کا پلیٹ فارم استعمال کرتے ہوئے احباب جماعت میں بھی بیداری پیدا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس حوالہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

(ابو سعید)

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے دورے پہ ایک نظم

امریکہ کی سر زمین پہ اک نور آ گیا
مہدی کا جانشین جب مسرور آ گیا

فتح عظیم ہوگئی زائن میں جلوہ گر
جب بادشاہ مظفر و منصور آ گیا

کنجی شہر کی Mayor نے ہے پیش کی اسے
جب شاہ سوار حسن کا نور پہ آ گیا

قلب و نظر بھی دید سے روشن ہوئے تمام
جب اک حسین چہرۂ مسحور آ گیا

وہ جس کے ساتھ ہے خدا اور وہ خدا کے ساتھ
صحیفے میں جو لکھا تھا وہ ماموار آ گیا

منعم نعیم ہم نے وہ لمحات پائے ہیں
دل مطمئن تو روح کو سرور آ گیا

امریکہ کی سر زمین پہ اک نور آ گیا
مہدی کا جانشین مسرور آ گیا

منعم احمد خان نعیم۔ امریکہ

باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید سے فرمایا کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔

’’توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 502)

اطہر حفیظ فراز

الفضل کی اہمیت

یہ بحرِ علم ہے اس کی تہوں تک کون جائے گا
زمانے نے ابھی دیکھے کنارے الفضل کے ہیں

عزیزانِ من! کسی بھی اخبار کا قومی زندگی میں وہی کردار ہوتا ہے جو اہل علم کے ہاں علم کا کردار ہوتا ہے۔

اہل بصیرت صبح کے ناشتے سے پہلے Bed Tea کی نسبت اخبار کو دیکھنے پڑھنے اور معاشرہ اور دنیا کے حالات سے آگاہ رہنے کو ترجیح دینا پسند کرتے ہیں۔

عزیز دوستو!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ

(الزمر:10)

ترجمہ: تو کہہ دے کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل مند لوگ حاصل کیا کرتے ہیں۔

آیئے! اب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی طرف رخ کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جوشخص اپنے اندر تَفَقُّهٌ فِي الدين پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

(مسند امام اعظم جلد 1 صفحہ 25)

علم کی افادیت اور اہمیت کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’انسان ہر روز علم کا محتاج ہے۔سچائی انسان کے قلب پر علم کے ذریعہ سے ہی اثر کرتی ہے۔ پس جو علم نہیں سیکھتا اس پر جہالت آتی ہے اور دل سیاہ ہو جاتا ہے جس سے انسان اچھے اور بُرے، مُفید اور مضر، نیک اور بد حق و باطل میں تمیز نہیں کرسکتا۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 331)

ہر اک صفحے پہ الفت ہے، محبت ہے، عنایت ہے
ورق کتنے ہی نظروں سے گزارے الفضل کے ہیں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھنا چاہئے کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار پانی کا رنگ رکھتے ہیں اور اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

(انوار العلوم جلد 16 صفحہ 245)

نیز فرمایا:

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مُطالعے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل دسمبر 1954ء)

پھر فرمایا:

’’ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی جماعت ہے مگر اخبار الفضل‘‘ کی اشاعت پندرہ سولہ سو کے درمیان رہتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہزار ہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کے کانوں تک میری آواز نہیں پہنچتی۔‘‘

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 27)

فرمایا: ’’اے میرے مولیٰ!...لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا‘‘۔ آمین

(روزنامہ الفضل 18/ جون 1913ء)

نیز فرمایا:

’’الفضل، جسے میں نے اپنی بیوی کے زیورات فروخت کر کے حضرت ام المؤمنین نے اپنی زمین فروخت کر کے اور برادرم مکرم نواب محمد علی خان صاحب حفظہ اللہ نے بھی کچھ نقد دے کر اور کچھ زمین فروخت کر کے ہفتہ وار جاری کیا تھا۔ ہفتہ وار سے سہ روزہ ہوا۔ سہ روزہ سے دو روزہ۔ اور اب روزنامہ شائع ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل 8/ مارچ 1935ء)

نیز فرمایا:

’’متواتر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں کہ خدایا! یہ کام عبث نہ ہو۔ الفضل کے اجراء میں میرا وقت ضائع ہو نہ اسے روپیہ دے کر خریدنے والے اپنے روپے اور وقت کے قاتل ہوں کہ ہم دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں اور مجھے امید ہے نہیں بلکہ یقین ہے کہ میری پُر درد دعائیں ضائع نہ ہوں گی۔‘‘

(الفضل 15/ اکتوبر 1913ء)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

’’میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ ’’الفضل‘‘ میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھ تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 546)

بہت ہیرے، بہت موتی، بہت یاقوت لائے ہیں
سفینے ساحلوں پر جو اتارے الفضل کے ہیں

حضرت میر محمد اسحاقؓ ہر طبقہ کے احمدیوں کو بزور دل اور آواز بلند مخاطب کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

’’الفضل کو جو بدر کا جانشین ہے وہی پوزیشن دیں جو حضور نے بدر کیلئے تجویز فرمائی تھی۔یعنی اسے حضرت مسیح موعود کا بازو سمجھیں ... حضرت مسیح موعود کے اس بازو کو ایسا تندرست اور قوی اور اتنا مضبوط کر دیں کہ اس کا ایک ایک نمبر اکیلا ہی دنیا کو فتح کرنے والا ہو۔ اس لئے اے احمدی عالمو، ادیبو، مُصَنِّفو، سیاستدانو، وجاہت والو، عہدیدارو، منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو اور اے وکیلو، ڈاکٹرو، تاجرو، پیشہ ورصناعو اور مُوجدو یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نااہلو الفضل کو حضرت مسیح موعود کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقت ور بناؤ نیز اسے حضرت مسیح موعود کا لہلہاتا چمن اور سرسبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آبپاشی کرو کہ یہی مسیح موعود کی دینی لڑائی اور یہی مسیح موعود کی شیطان سے آخری جنگ اور یہی اس کا جہاد ہے۔‘‘

(الفضل 12/ مئی 1962ء)

عجب محور کن کالم، عدو بھی اب تو کہتے ہیں
مخالف ہیں مگر عاشق تمہارے الفضل کے ہیں

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔’’حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون کی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔حضرت مصلح موعود نے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ یو کے منعقدہ 4/ اکتوبر 2009ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو الفضل کا خریدار بننے اور اس کے مُطالعہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

مکرم سعید الدین احمد۔سیکرٹری بورڈ الفضل آن لائن یہ اعلان بھجواتے ہیں کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 3/ دسمبر 2022ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر وعصر کارکن الفضل آن لائن مکرم قاسم محمود خاں ولد ارشد محمود خاں صاحب اسکاٹ لینڈ کا نکاح مکرمہ عالیہ ثمرین احمد بنت منیر احمد صاحب ساکن لندن سے حق مہر مبلغ ساڑھے تین ہزار برطانوی پاؤنڈ کے عوض مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ میں پڑھایا۔

تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین

ادارہ الفضل کی طرف سے مبارکباد پیش ہے

طیبہ طاہرہ

الفضل۔ ایک روحانی مائدہ

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں چھوٹی سی تھی۔ چار یا پانچ سال کی ہوں گی۔ میرے ابو آرمی میں تھے ان کی پوسٹنگ راولپنڈی میں تھی۔ غالباً کوئی اجتماع ہو رہا تھا جس میں والدین ہمیں لے کر گئے ہوئے تھے۔ ہم ابو کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک کسی نے آ کر بتایا کہ الفضل بند ہوگیا ہے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا ماجرا ہوا ہے۔ فوراً امی کے پاس گئی جو مستورات کی طرف تھیں۔ میں نے جاتے ہی کہا امی جی، ابھی کوئی بتا کر گیا ہے کہ الفضل بند ہوگیا ہے۔ امی نے کہا کہ خاموش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ بہتر سامان کرے گا۔ میں تو خاموش ہوگئی لیکن الفضل کی بندش کی خبر میرے دل میں اٹک گئی۔ خیر ہم لوگ گھر آئے تو ابو سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا ہے۔ ابو نے بتایا کہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے۔ جو بند کر دیا گیا ہے۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہم لوگ جب چھٹیوں میں گھر آیا کرتے تھے۔ دادا ابا نے الفضل لگوایا ہوا تھا۔ اور بڑی محبت او رشوق سے الفضل پڑھا کرتے تھے۔

اس کے بعد ابو کی پوسٹنگ بہاولپور میں ہوگئی تو وہاں بھی الفضل سے رابطہ جاری رہا۔ مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کے پاس الفضل اخبار آتا اور اس کا مطالعہ کیا جاتا۔ آہستہ آہستہ ابو نے ہمیں اُردو پڑھنا سکھایا تو سب سے پہلے ہمیں بچوں کے لیے لکھی گئی جماعتی کتب پڑھائی گئیں جو صحابہؓ کے واقعات پر مشتمل تھیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ہمیں الفضل کا مطالعہ کرنا بھی سکھایا گیا میں نے الفضل میں سب سے پہلے جس چیز کا مطالعہ کیا وہ صفحہ اول پر شائع ہونے والے ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ میں بچپن میں ان ارشادات کو پڑھ کر یہی سمجھتی تھی کہ حضرت صاحب کو جب دعا کے لیے خط لکھتے ہیں اُس کا آغاز انہی الفاظ سے کرتے ہیں تو میں نے حضرت صاحب کو جو پہلا دعائیہ خط لکھا تو اُس میں یہی الفاظ لکھے اور پھر ابو کو بڑی خوشی سے جا کر بتایا کہ میں نے اس طرح حضرت صاحب کو خط لکھا ہے۔ بہر حال جہاں جہاں ابو کی پوسٹنگ ہوتی رہی۔ نماز جمعہ اور عیدین کے موقع پر جب الفضل کا تازہ شمارہ وہاں نہیں ملتا تھا تو ابو پرانے اخبارات میں سے حضرت صاحب کے شائع شدہ خطبات پڑھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ گلگت میں ابو کو صدر جماعت کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ وہاں قیام کے دوران ہم نے خاص طور پر الفضل کے پرانے شماروں سے استفادہ کیا۔

جب ہم کراچی گئے تو وہاں بھی ہم مربی صاحب کے گھر جا کر الفضل اخبار لے آتے اور سب گھر والے پڑھا کرتے۔ پھر ہم ربوہ آ گئے ہمارے محلے میں اُس وقت ہر گھر میں الفضل نہیں آتا تھا۔ ہمارے ہمسائے میں مولوی محمد اسماعیل صاحب رہتے تھے ہم ان کے گھر سے الفضل لا کر پڑھ لیا کرتے تھے۔ بعد میں دادا ابا نے الفضل لگوایا تو آپ نے بہت سارے پرانے الفضل بنڈل بنا کر رکھے ہوئے تھے۔ ہمارے گھر میں لکڑی کی پیٹیاں ہوتی تھیں جس میں متفرق سامان اور کتب وغیرہ رکھی جاتی تھیں۔ اس میں الفضل اخبار کو محفوظ کرنے کے لیے فینائل کی گولیاں رکھی جاتی تھیں۔ دادا ابا نے پیٹی کے ساتھ جو الفضل رکھے ہوتے تھے بعض دفعہ ان کو کسی موقع پر نکال کر پڑھا کرتے تھے۔ اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی باتیں ہمیں کہانیوں کی صورت میں سنایا کرتے تھے۔

شادی کے بعد سب سے پہلا تجربہ یہی ہوا کہ صبح صبح نماز کے بعد الفضل آ جاتا۔ میری ساس کو بہت انتظار ہوتا کہ کس وقت الفضل آئے اور اس کا مطالعہ کریں۔ پھر 2016ء میں الفضل کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی۔ تو انہوں نے پرانے الفضل نکال کر پڑھنا شروع کر دیے۔ ان کے والد کے زمانے کے بہت سے الفضل اخبار کی جلدیں ان کے پاس محفوظ تھیں۔

یہ اخبار لندن سے آن لائن جاری ہے۔ الفضل آن لائن ایک ایسا اخبار ہے جو روزانہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع عطا کرتا ہے۔ سب سے پہلا صفحہ کھولیں تو ارشاد باری تعالیٰ پھر فرمان رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، اس کے بعد حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم اور پھر فرمان خلیفۂ وقت سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ملک ملک کی سیر کرواتا ہے۔ حضور انور کی مصروفیات کے علاوہ بہت سے علمی مضامین بھی ملتے ہیں۔ کوئی پریشان ہے یا بیمار ہے۔ کوئی خوشی کی خبر ہے۔ یہ سب کچھ اس اخبار سے ہمیں ملتا ہے بلاشبہ یہ برکات کا خزانہ ہے بلکہ میں تو سمجھتی ہوں کہ الفضل آن لائن ایک روحانی غذا ہے جس کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہے۔ محترم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن اور ان کی ٹیم خلیفۂ وقت کی رہنمائی میں جس محنت اور عرق ریزی سے ہمارے لیے یہ مائدہ تیار کرتے ہیں۔ وہ یقیناً مبارکباد کے ساتھ ساتھ ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال نفوس میں برکت عطا فرمائے اور ان کو خدمت دین والی فعال زندگی عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اس روحانی مائدہ سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ بہت سے مائدوں پر مشتمل ہے
خدا کے فضل کا یہ میٹھا پھل ہے

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

مکرم عدالت خان شہید کی قبر سے روشنی

26/ نومبر کے الفضل میں دلچسپ و مفید واقعات و حکایات (قسط 8) میں ایک واقعہ مکرم عدالت خان شہید کے بارے میں درج ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقریر سے متأثر ہو کر جوش تبلیغ میں بغیر کسی زادِ راہ کے افغانستان کی طرف گئے مگر واپس بھیج دئے گئے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو چین کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا۔ کشمیر تک پہنچے تھے کہ بیمار ہو گئے اس حالت میں بھی اعلائے کلمۂ حق کا حق ادا کرتے رہے۔ کئی افراد نے احمدیت قبول کی۔ غریب الوطنی میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ شہادت پر سرافراز ہوئے۔ الفضل میں یہ واقعہ پڑھتے ہوئے مجھے یاد آیا کہ خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں عبد الرحیم دیانت درویش قادیان نے اپنی یاد داشتوں میں ان کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ آپ وقف عارضی پر کشمیر کی طرف جایا کرتے تھے۔ وہاں مکرم عدالت خان شہید سے ملاقات ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں:

’’میں دعوت الی اللہ کے لئے آسنور میں تھا ایک صاحب سے ملاقات ہوئی میں نے حال احوال پوچھا تو بتایا کہ میرا نام عدالت خان ہے حضورؓ کے خطبہ سے متاثر ہو کر پا پیادہ اللہ توکّل نکل کھڑے ہوئے ہیں ...... جب دو سال بعد دوبارہ جموں گیا تو وہ نظر نہ آئے میں نے سمجھا روس جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے۔ میں نے تبلیغی دورے کے بعد واپسی کا سفر جموں کی طرف سے کرنے کی بجائے حویلیاں، مظفر آباد کی طرف سے کیا۔ دوستوں نے تنبیہہ بھی کی یہ راستہ پُرخطر ہے۔ مگر مجھے دعوت الی اللہ، سیر اور دشوار گزار راستوں کا شوق تھا۔ سوپور، کپ درزہ مقدر دن، ہچہ مرگ دیووالی وغیرہ کی طرف سے سفر کیا۔ ہر جگہ اور راستے میں اور سفر کے اَن گنت دلچسپ واقعات پیش آئے۔ ہچہ مرگ میں مجھے ایک مخلص احمدی دوست ملے جو سری نگر میں آشنا ہوئے تھے۔ میں نے عدالت خان صاحب کا پوچھا آپ نے بتایا کہ عدالت خان روس جانے کے لئے میرے پاس ٹھہرے تھے اتفاق سے بیمار ہو گئے ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بخار ٹائیفائڈ اور پھر نمونیہ ہو گیا جب دیکھ بھال اور علاج میری طاقت سے باہر ہو گیا تو میں نے اُنہیں مقدر دن جماعت میں لے جانے کی تیاری کی وہاں بھی افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن حالتِ یاس میں اُس مخلص نوجوان نے کہا کہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے جس سے میں ایک سال اور زندہ رہ سکتا ہوں اور وہ یہ کہ کسی غیر احمدی کو میرے پاس لائیں وہ مجھ سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مباہلہ کرے پھر خدا کی قسم میں ایک سال اور زندہ رہ سکتا ہوں... مگر ایسے غیر احمدی کا کیسے انتظام ہوتا؟ آخر ان کا وقتِ شہادت آ گیا۔ غریب الوطنی میں موت کو گلے لگایا اور یہیں اُن کو دفن کر دیا گیا۔

وہاں پر میں ایک دن حجام سے بال کٹوا رہا تھا تو اُس نے ایک بات سُنائی وہ غیر احمدی تھا کہنے لگا عدالت خان کا کیا کہنا میں گواہ ہوں کہ وہ شہید ہوا دیکھو وہ سامنے قبرستان ہے اور وہ میرا گھر ہے۔ میں ایک دن رات کو جاگا تو دیکھا قبرستان میں روشنی ہے میں نے خیال کیا کہ کوئی میت آئی ہو گی۔ دوسرے دن بھی قبرستان میں خاص طرح کی روشنی دیکھی پھر بھی میں نے یہی خیال کیا کہ تدفین ہو رہی ہو گی۔ تیسری رات بھی روشنی دیکھی تو میں ہمت کر کے اُٹھا قبرستان آیا تو دیکھا یہ روشنی عدالت خان کی قبر سے پھوٹ رہی تھی شعائیں بلند ہو رہی تھیں۔

اس کی یہ بات سن کر میں وہاں سے اُٹھا تو عدالت خان کی قبر پر جا کر دعا کی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اللہ تبارک تعالیٰ اپنی راہ میں مرنے والوں کو کیسے کیسے نور عطا فرماتا ہے۔ خدا درجات بلند فرمائے آمین۔‘‘

(زندہ درخت صفحہ 134)

شیخ مجاہد احمد شاستری۔قادیان

الفضل آن لائن اور بھارت کے خدمت گزار

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ (خلیفۃ المسیح الثانی) نے مؤرخہ 18/ جون 1913ء بروز بدھ قادیان سے ایک ایسا اخبار جاری فرمایا جو بعد میں خلافت کا دست و بازو ثابت ہوا اور خلافت کی آواز بنا۔جس کا نام حضرت مولوی نور الدینؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کو رؤیا میں ’’الفضل‘‘ بتایا گیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ’’الفضل‘‘ فضل ہی ثابت ہوا۔‘‘

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

حضرت مصلح موعودؓ نے الفضل اخبار کو قادیان، بھارت کی مقدس سرزمین سے احیائے اسلام کے لئے مؤرخہ 18جون 1913ء بروز بدھ قادیان میں جاری فرمایا تھا۔ یہ اخبار بعد میں خلافت کا دست و بازو ثابت ہوا اور خلافت کی آواز بنا۔ اس اخبار کا نام حضرت مولوی نور الدینؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کو رؤیا میں ’’الفضل‘‘ بتایا گیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ’’الفضل‘‘ فضل ہی ثابت ہوا۔‘‘

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے اس کے اجراء کے وقت یہ دعا فرمائی تھی کہ:

’’اے میرے مولا! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 19/ جون 1913ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یہ دعا مقبول ہوئی۔ ایک صدی سے زائد کا عرصہ اخبار الفضل نے طے کر لیا ہے۔ ہفت روزہ سے سہ روزہ اور پھر روزنامہ کا سفر طے ہوا۔ قید و بند، مشکلات، جرمانے تعطّل اور دیگر مصائب کے دور سے گزرتا ہوا یہ اخبار آج بھی ساری دنیا میں اسلام احمدیت کا نام روشن کر رہا ہے۔ جب اس پر ایک کھڑکی بند کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے دوسرا دروازہ کھول دیا۔ 2016ء کو روزنامہ الفضل کو ایک ملک کی ظالم و جابر حکومت نے بند کر دیا۔ اور اپنے زعم میں خوشی کے شادیانے بجائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے 13/ دسمبر 2019ء کو الفضل آن لائن کی شکل میں ایک نئی راہ کھول دی۔ 13/ دسمبر 2022ء کو اس اخبار کے اجراء پر تین سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے۔ الحمد للّٰہ۔

الفضل آن لائن کا اجراء بانی الفضل حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کی قبولیت اور ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب راہنمائی کا ایک نشان ہے۔ تین سال کا عرصہ کسی اخبار کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لیکن ان تین سالوں میں الفضل آن لائن نے سینکڑوں ہزاروں کا فاصلہ طے کرتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں اپنے قارئین پیدا کر لئے ہیں۔ یہ سب خلیفہ وقت کی دعاؤں اور راہنمائی کی بنا ممکن ہی نہ تھا۔

الفضل آن لائن کے لئے ساری دنیا میں رضاکاران کام کر رہے ہیں۔ اور اس اخبار کا معیار ہر زاویہ اور پہلو سے بلند سے بلند تر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ قلمی صلاحیت رکھنے والے احباب نے اپنے قلموں کو تیز کیا اور اخبار کے لئے نئے سے نئے مضامین لکھنے شروع کئے۔ بھارت کے چند ایک قلم کاروں کے نام بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں جن کے مضامین اکثر کسی نہ کسی شکل میں الفضل آن لائن میں شائع ہوتے رہتے ہیں:

(1) خاکسار شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان

(2) مکرم محمد عمر تماپوری

(الف) گلشن احمد کا درخشندہ وجود۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد (بحوالہ الفضل آن لائن 11 جون 2020ء)۔ (ب) عدالت میں قرآن مجید کی قدر دانی (بحوالہ الفضل آن لائن 15/ اکتوبر 2021ء) وغیرہ کئی مضامین بے انتہا پسند کئے گئے۔

(3) مکرم نیاز احمد نائک

اپنے جائزے لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی مسلسل کئی قسطوں کا مضمون نیز دیگر کئی مضامین وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(4) حلیم خان شاہد مربی سلسلہ پونے، مہاراشٹرا۔

(الف) گناہوں کی کثرت معرفتِ الٰہیہ کی کمی ہے۔ (بحوالہ الفضل آن لائن 23/ جنوری 2021ء) (ب) وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا (بحوالہ الفضل آن لائن 31/ دسمبر 2020ء)

(5) مولوی فضل حق خان۔ مبلغ انچارج بھونیشور، اُڈیشہ۔

(ابو العلاء مولوی شمس الحق خان مرحوم کا ذکر خیر 13/ اگست 2021ء)

(6) سید شاہد احمد، سیکرٹری اصلاح و ارشاد کٹک، انڈیا۔

(حضرت سید عبد الستار صاحب سونگڑوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحوالہ الفضل 24/ ستمبر 2021ء)

عورتیں بھی اس میدان میں مردوں کے شانہ بہ شانہ کھڑی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ مکرمہ امتہ الشافی رومی۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت کے کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

نثر کے علاوہ نظم میں بھی بھارت کے خدمت گزار پیش پیش ہیں۔ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب اور مکرمہ منصورہ فضل من صاحبہ کی اکثر نظمیں اخبار کی زینت بنتی رہتی ہیں۔

اسی طرح مختلف اوقات میں احباب و خواتین الفضل کے لئے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ نمونۃً چند ایک تاثرات درج ہیں۔

(1) مکرمہ امۃ الشافی رومی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے لکھا کہ ’’کُجیاں‘‘ نام سے موسوم اداریہ صرف بچوں کے لیے نہیں بلکہ تمام جماعتی افراد کے لیے بہت اچھا سبق ہے۔ زندگی کو آسان کرنے اور خدا تعالیٰ کے افضال کا وارث بننے کا عمدہ طریق بھی ہے۔ یہ محض الفضل کی برکت ہے کہ ہر روز ہماری تربیت کے سامان ہوتے رہتے ہیں۔‘‘

(بحوالہ الفضل آن لائن 1/ اکتوبر 2022ء)

بہت سے احباب جو الفضل کے لئے مضامین نہیں لکھ سکتے وہ اس اخبار کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ نیز بہت سارے احباب اس کو بذریعہ فون تشہیر کرتے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل آن لائن کو اسلام احمدیت کی احسن طریق پر نمائندگی کرنے کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

الفضل کو کس طرح کے مضامین بھیجنے چاہئیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

برادران و عزیزان و بزرگان۔ اخبار میں وہ مضمون دو جس میں نفسانیہ خواہشات، سوءِظن، تفرقہ و امراء پر اعتراض اور اس میں ناعاقبت اندیشی، خود غرضی، طمع، دین الٰہی سے بیجری، نفاق جو بدعہدیوں سے پیدا ہوتا ہے اور احکام کی نااہلی، ترک افشاء، سلام (خصوصاً ہندوستان میں تو یہ مبارک دعا معیوب یقین کی گئی) ترک جمعہ ... اللہ توفیق دے۔

(الفضل 9/ جون 1913ء صفحہ 16)

الفضل تو تریاق ہے

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ **الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔‘‘**

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

ابو سدید

الفضل کو علمی لبادہ پہنا کر سجانے اور سنوارنے والے ایڈیٹرز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

اخبار الفضل کا اجراء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 18؍ جون 1913ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دور مبارک میں فرمایا۔ آپؓ اس کے بانی مدیر تھے۔ آپؓ کی قیمتی اور پُر معارف تحریرات الفضل کی زینت ہوا کرتی تھیں۔ آپؓ کے پُر مغز اداریے اور علمی و تربیتی مضامین الفضل کا گرانقدر سرمایہ ہیں۔

آغاز میں الفضل ذاتی تھا پھر اس تاریخی اخبار کو آپؓ نے جماعت کے سپرد فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت اس روحانی نہر میں ڈالی کہ آج الفضل اردو صحافت میں تاریخی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور یہ مسلسل شائع ہونے والا سب سے پرانا اخبار ہے۔ اب اس نے آن لائن کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے اور اپنے 109 سال پورے کر رہا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آن لائن ہوئے اس کو تین سال ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے

اخبار الفضل کی تاریخ میں حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب کی شخصیت ایک زریں باب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ آپ نے الفضل کی آبیاری اپنی ادارت اور ٹھوس تحریرات کے ساتھ کی۔

آپؓ کا اخبار الفضل کے ساتھ مضامین اور علمی و ٹھوس تحریرات شائع کرانے کے حوالے سے تاحیات تعلق رہا۔ آپؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے 1914ء میں مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد الفضل کے ایڈیٹر کے طور پر کچھ عرصہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد تادم آخر آپؓ اپنی جاندار تحریرات سے الفضل کی زینت میں اضافہ کرتے رہے۔ آپؓ نے تقریباً ہر موضوع پر قلم اٹھایا خاص طور پر یاد رفتگان کے تحت مرحومین کے حالات قلمبند فرمائے اور جماعت کے لٹریچر میں قیمتی اضافہ فرمایا۔

آپؓ 20؍ اپریل 1893ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کی پیدائش کو حضرت مسیح موعود نے اپنے نشانات میں سے ایک نشان قرار دیا۔

1914ء میں الفضل کے ایڈیٹر بنائے گئے۔ 1918ء میں ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر بنے۔ آپ غیر معمولی تحقیقی ذوق کے حامل تھے۔ اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے آپ نے اپنا قلم اٹھایا اور جماعتی روایات اور شخصیات کو تاریخ احمدیت میں محفوظ کر دیا۔ الفضل سمیت جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے علمی اور تحقیقی مضامین کے علاوہ آپؓ نے تقریباً 24 قیمتی کتب اور رسائل کا خزانہ اپنے پیچھے چھوڑا۔ آپؓ کی سیرت پر محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگر مل) نے حیات بشیر کے نام سے ایک مبسوط کتاب لکھی۔

آپؓ حضرت مصلح موعودؓ کے سلطان نصیر تھے۔ آپؓ نے تحریر و تقریر اور اپنی انتظامی صلاحیتوں کے ذریعہ احمدیت کی مثالی خدمت کی۔ 2؍ ستمبر 1963ء کو آپؓ نے لاہور میں انتقال فرمایا اور اگلے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں اپنی مقدس والدہ کے قدموں میں دفن ہوئے۔ آپؓ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں آپ کی یادگار تھے۔

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ

آپؓ 25؍ مارچ 1881ء کو گجرات کے موضع گولیکی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ علم دوست تھا، گویا علم کی گود میں ایک ہونہار بچے کی پرورش ہوئی۔ 1897ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مفتی محمد صادقؓ کے ماتحت آپ نے اخبار البدر میں کام کیا۔ الفضل کے اجراء کے ساتھ ہی آپ کی الفضل کے لئے خدمات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ الفضل کی ابتداء سے بانیٔ الفضل سیدنا محمودؓ کے ساتھ الفضل کی گرانقدر معاونت کرنے والی شخصیت آپ کی ہے جو اخبار کے انتظام و انصرام اور اس کی مجلس ادارت کے سرگرم رکن تھے۔

الفضل کے لیے آپؓ کی خدمات کا تذکرہ خود حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔ یہ خراج تحسین آپؓ اور آپ کی نسلوں کے لیے ایک اعزاز سے کم نہیں۔

الفضل کے لئے آپ کی خدمات تاریخی ہیں۔ آپؓ الفضل کے مینیجر، اسسٹنٹ ایڈیٹر اور ایڈیٹر بھی رہے اور سالہا سال تک الفضل کے لئے اپنی خدمات بجالاتے رہے۔

الفضل کے علاوہ بھی محترم قاضی اکمل صاحب نے صحافتی خدمات بجالائیں۔ آپ 1914ء سے 1922ء تک رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر رہے۔ 1922ء میں اس رسالہ کو ریویو آف ریلیجنز اردو میں مدغم کر دیا گیا تو آپ اردو ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ تک رسالہ مصباح کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 32 سال تک قلمی جہاد کی خدمات بجالانے کے بعد آپ 1938ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی مضمون نویسی اور قلمی جہاد جاری رہا۔ آپ کی تصانیف کی تعداد چالیس کے لگ بھگ ہے اور مضامین سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ آپ ایک منجھے ہوئے شاعر تھے آپ کا شعری مجموعہ بھی شائع شدہ ہے۔ 27؍ ستمبر 1966ء کو آپؓ نے ربوہ میں وفات پائی۔

حضرت ماسٹر احمد حسین فرید آبادیؓ

حضرت ماسٹر احمد حسین فرید آبادیؓ حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے۔۔ آپؓ تعلیم مکمل کرنے اور کچھ عرصہ ملازمت کے بعد فن صحافت سے منسلک ہو گئے۔ ''چودھویں صدی'' راولپنڈی اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ اخبار وکیل امرتسر، تاج الاخبار، اخبار الحق دہلی سے بھی منسلک رہے۔ پیشگوئی لیکھرام کے مصدقین میں آپؓ کا نام حضرت مسیح موعود نے 61ویں نمبر پر تریاق القلوب میں تحریر فرمایا۔

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 181)

آپ پُر جوش داعی الی اللہ تھے اور اپنے پیشہ صحافت کو بھی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے رہے۔ لاہور سے جب پیغام صلح جاری ہوا تو اس کے اولین مدیر آپؓ مقرر ہوئے۔

حضرت خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی روایت ہے کہ الفضل کو ایڈیٹر کی ضرورت تھی (خواجہ صاحب ابتداء سے ہی اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کر رہے تھے) حضرت مصلح موعودؓ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ماسٹر احمد حسین صاحب کو جو دہلی میں ہیں ان کو لکھیں کہ الفضل کی ایڈیٹری کے لئے 45 روپے ماہوار پر آسکیں تو آجائیں۔ چنانچہ میں نے لکھا اور وہ آگئے اور الفضل میں (1915ء میں) بطور ایڈیٹر کام کرنے لگے۔ آپؓ بڑی عمر کے اور کمزور صحت کے تھے چند ماہ (تقریباً سال) یہ ذمہ داری نبھا سکے اور پھر فراغت کے بعد قادیان کے ہی ہو رہے اور یہاں کتابوں کی دکان کھولی۔

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادیؓ نے 31؍ جنوری 1922ء کو وفات پائی۔ آپ تحریر میں مہارت رکھتے تھے۔ تعلیم و تربیت کے حوالہ سے آپ کے بہت سے مضامین اور کتابچے شائع شدہ ہیں۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل حلالپوری

حضرت مولانا محمد اسماعیل حلالپوری جنوری 1916ء میں چند روز کے لئے اخبار الفضل کے ایڈیٹر رہے۔ یہ چند روزہ سعادت آپ کو مدیران الفضل میں شامل کر گئی۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری 6؍ نومبر 1883ء کو حلالپور (ضلع سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت 1904ء میں کی۔ حضورؑ کی زندگی کے آخری ایام میں 17؍ فروری 1908ء کو آپ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔

آپ کو مختلف عہدوں پر جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے سفروں میں ہمرکاب رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ابتدائی دور میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے نام سے شعبہ نہ تھا تاہم آپ ملاقات اور ڈاک کے لئے افسر ڈاک مقرر ہوئے۔ ابتدائی ممبران افتاء میں آپ شامل تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں مدرس، جامعہ احمدیہ کے ابتدائی اسٹاف ممبر اور نامور علماء دین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ 28؍ جنوری 1940ء کو آپ کی قادیان میں وفات ہوئی۔ آپ کی اولاد میں محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مرحوم سابق مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی شامل ہیں۔

محترم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی

محترم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی کو اخبار الفضل کے سب سے لمبا عرصہ یعنی تقریباً تیس سال ایڈیٹر رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ ایڈیٹر کے ساتھ ساتھ مینیجر الفضل کے فرائض بھی ایک عرصہ تک ادا کرتے رہے۔ آپ الفضل کے ساتھ ابتداء میں ہی منسلک ہو گئے تھے۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کا آغاز کیا اور پھر 1916ء میں آپ نے الفضل کی ادارت سنبھالی اور 1946ء تک اس منصب پر فائز رہے۔

محترم خواجہ غلام نبی صاحب 1894ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ 1914ء میں الفضل سے منسلک ہوئے اور خدمات کا یہ سلسلہ 1946ء تک رہا۔ آپ کی تربیت حضرت مصلح موعودؓ اور کبار صحابہؓ نے کی۔ آپ فن مضمون نویسی کے ماہر ہو گئے اور زبردست تحریرات کے ذریعہ الفضل کی آبیاری کرتے رہے۔ آپ کے بیٹے خواجہ منیر احمد آف جرمنی نے آپ کی سوانح حیات ''چھتیس سال قادیان میں'' شائع کی۔ 18؍ اپریل 1956ء کو آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

20؍ اپریل 1956ء کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے

آپ کا ذکر خیر ان الفاظ میں فرمایا:
’’الفضل کے ابتدائی اسسٹنٹ ایڈیٹر درحقیقت وہی تھے۔ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا اور اسسٹنٹ ایڈیٹر وہ تھے۔ان کی تعلیم زیادہ نہیں تھی صرف مڈل پاس تھے مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں وہ ساری کی ساری انہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں وہ بڑے اچھے زودنویس تھے اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہوئے اور ایسے زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے کہ درحقیقت پیغامیوں سے زیادہ تر ٹکر انہوں نے ہی لی ہے۔’’پیغام صلح‘‘ کے وہ اکثر جوابات لکھا کرتے تھے۔اسی طرح وہ میرے ابتدائی خطبات وغیرہ بھی لکھتے رہے جو انہی کی وجہ سے محفوظ ہوئے۔میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جماعت پر ایک بہت بڑا احسان ہے اور جماعت ان کے لئے جتنی بھی دعائیں کرے اس کے وہ مستحق ہیں۔‘‘
(الفضل 15/ مئی 1956ء صفحہ 4)

محترم شیخ روشن دین تنویر

ربع صدی تک روزنامہ الفضل قادیان، لاہور اور ربوہ کی ادارت کے فرائض سرانجام دینے والے محترم مولانا روشن دین تنویر 20/ اپریل 1892ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔لاہور لاء کالج سے ایل ایل بی کیا اور وکالت شروع کر دی۔ابتداء میں آپ احمدیت کے مخالف تھے۔1939ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے تو آپ یکسر تبدیل ہوئے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب انقلاب حقیقی کے مطالعہ نے کایا پلٹ دی اور 1940ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔آپ بلند پایہ شاعر تھے اس کے ساتھ ساتھ مضمون نگاری میں غیرمعمولی مقام حاصل کیا۔اپنے قلم کو احمدیت کے لئے وقف کر دیا۔آپ 1946ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو الفضل کا ایڈیٹر مقرر فرمایا۔25 سال تک آپ الفضل کے ایڈیٹر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔18/ نومبر 1946ء سے 3/ مئی 1971ء تک آپ مدیر الفضل رہے۔گویا آپ الفضل کو بطور ایڈیٹر قادیان سے بذریعہ لاہور، ربوہ لے کر آئے۔الفضل اور عملہ الفضل ہی کو آپ اپنا خاندان تصور کرتے تھے۔احمدیت کی وجہ سے رشتہ داروں نے انقطاع کر لیا تھا۔آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ایک وکیل، ایک انشاء پرداز، مصنف، شاعر، صحافی اور ایک قابل منتظم تھے۔قبول احمدیت کے صرف چھ سال بعد ہی موقر روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر مقرر ہوگئے۔آپ نے 1972ء میں وفات پائی۔

محترم مسعود احمد خان دہلوی

آپ کی الفضل کے لئے تقریباً نصف صدی کی خدمات ہیں۔الفضل کے نازک اور پر آشوب ادوار آپ نے مشاہدہ کئے اور مردانہ وار مقابلہ کیا۔آپ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، ایڈیٹر اور بانی صدر الفضل بورڈ کے طور پر 1946ء سے 1988ء تک خدمات بجالاتے رہے اور چار خلفائے احمدیت کی تربیت، راہنمائی، رفاقت اور شفقتوں کے مورد بنے رہے۔
محترم دہلوی صاحب 16/ فروری 1920ء کو دہلی کے ایک علمی اور مذہبی احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلویؓ اور آپ کے دادا حضرت مولوی محمود حسینؓ (یکے از صحابہ 313) دونوں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ تھے۔آپ نے اپنی تعلیم دہلی سے حاصل کی۔حضرت مصلح موعودؓ نے 1944ء میں وقف کی تحریک فرمائی تو آپ کے والد صاحب نے اپنے بچوں کو وقف کر دیا۔چنانچہ آپ نے 1944ء میں اپنے دوسرے تین بھائیوں کے ساتھ وقف کا فارم پر کر دیا۔آپ کو 1946ء میں خدمت کے لئے بلایا گیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا تقرر الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر فرمایا اور ساتھ ہی جرنلزم میں ڈپلومہ کرنے کا ارشاد بھی فرمایا۔اس طرح آپ کی الفضل میں خدمات کے دور کا آغاز ہوا۔
الفضل میں آپ کا تقرر ہوا تو محترم خواجہ غلام نبی ایڈیٹر تھے۔ان کے ساتھ تین ماہ کام کا موقع ملا پھر محترم شیخ روشن دین تنویر ایڈیٹر مقرر ہوئے۔آپ نے ربع صدی تک 1946ء تا 1971ء بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر ان کے ساتھ گزارے۔قیام پاکستان کے بعد الفضل قادیان سے لاہور آ گیا۔جب الفضل لاہور سے ربوہ منتقل ہوا تو اس کے لئے نیا ڈیکلریشن لینا تھا۔اس کے پرنٹر و پبلشر محترم دہلوی صاحب بنے تھے۔اس ڈیکلریشن کے حصول کی ساری کارروائی آپ نے مکمل کی۔ربوہ میں آپ کے ساتھ محترم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر تھے۔پھر آپ 1971ء میں الفضل کے ایڈیٹر بنائے گئے اور یہ سلسلہ 1988ء میں آپ کی ریٹائرمنٹ پر ختم ہوا۔صحافت اور الفضل آپ کی شناخت بن گیا۔
آپ صدر الفضل بورڈ، ایڈیٹر الفضل، اس کے پرنٹر و پبلشر بھی تھے یوں ان عہدوں پر ایک وقت میں رہنے کا منفرد اعزاز آپ کے پاس ہے۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ 1975ء، 1976ء اور 1980ء میں غیر ملکی دورہ جات یورپ، افریقہ اور امریکہ میں ہم سفر ہونے کی سعادت ملی۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پہلے دورہ یورپ 1982ء میں آپ وفد میں شریک سفر تھے اور مسجد بشارت سپین کے افتتاح میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ان دورہ جات کی رپورٹنگ الفضل کے لئے آپ تیار کر کے بھجواتے رہے۔
1988ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپ جرمنی چلے گئے۔آپ کی خود نوشت سوانح ’’سفر حیات‘‘ کے نام سے شائع شدہ ہے۔آپ نے مورخہ 3/ نومبر 2011ء کو 91 سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال کیا اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ علماء میں دفن ہوئے۔

محترم مولانا نسیم سیفی

الفضل کے ایڈیٹر اور اس کے لئے اسیر رہنے کا اعزاز حاصل کرنے والے اور بندش الفضل کے بعد اس کے نئے دور کے مدیر محترم مولانا نسیم سیفی 28/ نومبر 1989ء سے 10/ مارچ 1998ء تک الفضل کے لئے بحیثیت ایڈیٹر خدمات بجالاتے رہے اور اپنے دور ادارت کے دوران اسیر راہ مولیٰ بھی رہے
محترم مولانا نسیم سیفی صاحب 1917ء میں پیدا ہوئے۔آپ صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحبؓ سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے بیٹے تھے۔آپ نے گریجوایشن کرنے کے بعد کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کی اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقف پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی وقف کر دی۔وقف کے بعد آپ کو 1945ء میں اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر نائیجیریا بھجوا دیا گیا۔افریقہ میں لمبا عرصہ خدمات سرانجام دیں۔
آپ وہاں امیر ومشنری کے علاوہ رئیس المربیان مغربی افریقہ بھی رہے۔افریقہ قیام کے دوران آپ نے اپنی خداداد صحافتی خدمات کو بھی خوب نکھارا۔نائیجیریا میں The Truth رسالہ کی ادارت کی اور سیرالیون میں Views & Reviews نکالا۔پاکستان آئے تو رسالہ تحریک جدید نکالا اور سالہاسال تک اس کی ادارت کی۔اس میں آپ نے بیشمار مربیان کے حالات و واقعات کے علاوہ لاتعداد تصاویر کو بھی محفوظ کیا۔
آپ نے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شاعری کی اور مجموعہ ہائے کلام بھی شائع ہوئے۔صحافتی زندگی کا ایک لمبا سفر آپ نے طے کیا اور اردو انگریزی دونوں زبانوں اور افریقہ و پاکستان میں آپ کی صحافتی خدمات نصف صدی تک جاری رہیں۔
آپ کی صحافت کا آخری دور روزنامہ الفضل سے وابستہ ہے۔یہ تحریر پر قدغنوں کا دور تھا۔اس دور کے تقاضوں کے مطابق آپ نے یہ ذمہ داری سنبھالی اور اخبار کو لوگوں میں مقبول کیا۔اس دور میں تقریباً 60 کے قریب مقدمات آپ پر بنے لیکن آپ ایک شیر کی طرح مقابلہ کرتے رہے۔1994ء ماہ فروری میں آپ کو تقریباً ایک ماہ تک اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔
آپ کی تصانیف کی تعداد 40 سے متجاوز ہے۔اس میں اردو انگریزی دونوں زبانوں میں کتب نثر ونظم شامل ہیں۔آپ نے احادیث اور ملفوظات کے انگریزی میں تراجم بھی شائع کئے۔تصانیف کے علاوہ اخبارات و رسائل کی صورت میں بیشمار علمی و ادبی خزانہ چھوڑا ہے۔
آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔جو اللہ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر ہے۔
محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے 19/ مارچ 1999ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ بزرگان میں مدفون ہوئے۔

محترم عبدالسمیع خان

آپ کی ادارت کا عرصہ تقریباً 18 سال بنتا ہے۔آپ بہت دلجمعی اور محنت شاقہ کے ساتھ الفضل کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ نے 11/ مارچ 1998ء سے دسمبر 2016ء تک روزنامہ الفضل کی ادارت سنبھالی اور الفضل کے علمی معیار اور اس میں تنوع پیدا کرنے کے لئے مصروف عمل رہے۔آپ نے تحقیقی، علمی اور تاریخی معلومات پر مشتمل متعدد مضامین، آرٹیکلز اور اداریے رقم کئے اور جماعت کے اس ترجمان اخبار کو ترقیات کی بلند و بالا منازل پر پہنچا دیا۔
آپ 9/ نومبر 1959ء کو مکرم عبدالرشید خان کے ہاں خوشاب میں پیدا ہوئے۔اعلیٰ اعزاز کے ساتھ پرائمری اور میٹرک پاس کیا اور زندگی وقف کر کے 1975ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔1982ء میں شاہد کی ڈگری بھی اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ہر کلاس میں اول آیا کرتے تھے۔شاہد کے بعد حدیث کے استاد کے طور پر عملی زندگی کا جامعہ احمدیہ میں آغاز کیا۔ماہنامہ تشحیذ الاذہان اور خالد کے نائب مدیر اور پھر 1985ء تا 1988ء ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر رہے۔اس دور میں آپ پر مقدمہ بھی دائر ہوا۔خدام الاحمدیہ میں آپ مہتمم تعلیم، تربیت اور اصلاح و ارشاد رہے۔انصار اللہ پاکستان میں آپ 8 سال سے زائد عرصہ تک قائد تعلیم القرآن کے طور پر خدمات بجالاتے رہے اسی طرح آپ مجلس افتاء اور تدوین فقہ کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔متعدد کتب کے مصنف ہیں۔
بطور ایڈیٹر الفضل آپ کا بڑا کارنامہ یہ رہا ہے کہ الفضل کے سالانہ نمبرز کی اشاعت مختلف اہم اور مفید موضوعات پر مبنی باقاعدگی سے ہر سال ہوتی رہی اور یہی نہیں بلکہ آپ کے دور میں ہی الفضل کو جدید کمپیوٹر گرافکس اور ڈیزائننگ کے ساتھ خوبصورت تاریخی تصاویر سے مزین کیا جاتا رہا۔خاص طور پر سالانہ نمبرز کو اہتمام کے ساتھ نایاب فوٹوز سے سجایا جاتا رہا۔سالانہ نمبرز کے بعض عناوین یہ ہیں۔سیرت صحابہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم، توحید باری تعالیٰ، انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء، جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء، سیدنا طاہر نمبر، دورۂ افریقہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2004ء، نظام وصیت، دورۂ مشرق بعید 2006ء، قرآن نمبر، خلافت نمبر، نماز نمبر، صفائی و وقار عمل اور شجر کاری نمبر، خدمت خلق نمبر اور صبرو استقامت نمبر۔ ان کے علاوہ احادیث نبویؐ۔ تاریخ احمدیت۔ اور بے شمار مذہبی موضوعات پر مشتمل کئی قسط وار سلسلے رقم کیے اور ادارت میں جاری رکھے۔ ان میں سے بعض کو بعد میں کتابی شکل دے کر جماعتی لٹریچر کا حصہ بنا دیا گیا۔ آپ کا دورِ ادارت الفضل کا علمی معیار بڑھانے کے حوالے سے بہت بھرپور اور تاریخی تھا، آپ کے اندر جدت اور نئے سے نئے خیالات کے ساتھ صحافت کا ملکہ قدرت ودیعت کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و معرفت میں اضافہ کرے اور صحت و سلامتی کے ساتھ مقبول خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم حنیف احمد محمود

مؤرخہ 23/ فروری 2018ء کو محترم حنیف احمد محمود کو روزنامہ الفضل ربوہ کی ایڈیٹرشپ کا قلمدان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے سپرد کیا گیا۔ یہ وہ دور تھا جب الفضل پر حکومت پنجاب پاکستان کی طرف سے جبری پابندی کو دو سال ہو چکے تھے۔ ایسے وقت میں جب اخبار ہی شائع نہ ہو اور ایک اخبار کے دفتر کا کام بند ہو جائے تو عملہ بے کار ہو جاتا ہے، لیکن آپ نے ایڈیٹر بنتے ہی سب کو مصروف کر دیا اور علمی و تحقیقی امور سپرد کیے، اس طرح کچھ گہما گہمی ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 13/ دسمبر 2019ء کو لندن سے آپ کی زیر ادارت اور نگرانی جماعت احمدیہ کے ترجمان اخبار روزنامہ الفضل لندن کا آن لائن اجراء فرمایا اور اس کی ویب سائٹ لانچ کر کے اس کے ایک اور سنگ میل کی بنیاد رکھی جو اب دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین۔ اس طرح اردو صحافت کی تاریخ میں یہ مسلسل جاری رہنے والا اخبار 109سال کا سنگ میل عبور کر چکا ہے۔ 28/ مئی 2021ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم حنیف احمد محمود نے لندن سے اپنی ذمہ داریاں نبھانی شروع کیں۔ اس سے قبل لندن میں مقیم ٹیم اخبار کو الفضل انٹرنیشنل کی ٹیم کی معاونت سے چلاتی رہی۔

الفضل آن لائن جاری ہونے سے قبل الفضل کے متبادل کے طور پر روزنامہ گلدستہ علم و ادب بھی لندن سے عرصہ ڈیڑھ سال جاری رہا۔ اس دوران میں جب الفضل آن لائن جاری ہوا تو گلدستہ علم و ادب بھی ساتھ کچھ عرصہ جاری رکھا گیا۔ یوں موصوف کو ایک ہی وقت میں دو روزناموں کی ادارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

روزنامہ الفضل کو آن لائن ہوئے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ آپ کی ادارت میں الفضل بہت سے سنگ میل طے کرتے ہوئے ترقیات کی منازل کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ نے اس عرصہ میں کئی علمی موضوعات پر مشتمل قسط وار مضامین کو کتابی شکل دے کر قارئین کے لیے روحانی مائدے کی نئی قسم دریافت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی فعال اور خدمت دین سے بھرپور زندگی عطا فرمائے، آمین

آپ کے والد کا نام محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ہے۔ آپ 18/ دسمبر 1953ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک 1970ء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے پاس کیا۔ آپ شروع سے ہی خدمات سلسلہ میں آگے رہے، آپ کو اپنے محلہ دارالصدر جنوبی میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد عربی فاضل کی سند بھی اچھے نمبروں سے حاصل کی۔ آپ نے پاکستان میں مختلف اوقات میں مندرجہ ذیل جگہوں پر خدمات کی توفیق پائی۔

آپ کو 20/ جولائی 1983ء کو سیرالیون خدمات سلسلہ کے لیے بھجوایا گیا۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ حال نارووال۔ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ دارالذکر لاہور بطور مربی ضلع۔ سِول کوارٹرز پشاور بطور مربی ضلع۔ بیت الذکر اسلام آباد F/7-3 بطور مربی ضلع۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بطور نائب ناظر۔ ایڈیٹر گلدستہ علم وادب۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن 23/ فروری 2018ء تا حال۔

آپ کے علمی کارناموں میں تحقیقی و معلوماتی نیز انتہائی دلچسپ حقائق و معارف پر مشتمل 31 تصانیف شامل ہیں۔

آپ کی نوکِ قلم سے لکھے گئے اداریوں کی تعداد کا اندازہ لگانا خاکسار کے لیے کچھ مشکل ہے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ میرے ناقص صحافتی علم کے مطابق اتنے متنوع موضوعات اور انوکھے خیالات، مفید معلومات اور حقائق پر مشتمل اداریے نہیں دیکھے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے بزرگوں کی شب گزیدہ دعاؤں کی وجہ سے تحریر اور تقریر کا ملکہ عطا فرمایا ہے، جس کی وجہ سے آپ نے حضرت سلطان القلمؑ کا غلام ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ آپ کے بیٹے سعید الدین احمد صاحب واقف زندگی، ایم ایس سی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے میں آجکل جماعت کے شعبہ فنانس میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم حنیف احمد محمود کی استعدادوں اور علم و معرفت اور لکھنے کی قوت میں اضافہ فرمائے، نیز بھرپور صحت سے نوازے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اخبار الفضل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ نیز اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں الفضل کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیں اور خواہشات پوری ہوتے دیکھیں۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خط

میرے لئے ’’الفضل آن لائن‘‘ کی اہمیت!

مکرمہ صفیہ بشیر سامی۔ لندن سے لکھتی ہیں:

آپ کا یہ میسیج کہ ’’ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری‘‘ اور ساتھ میں یہ بتانا کہ ہمارے ’’الفضل آن لائن‘‘ کو جاری ہوئے ماشاء اللہ تین سال ہونے کو ہیں یقین ہی نہیں ہوا کہ کیسے تین سال اتنی جلدی بیت گئے۔ کل کی بات لگتی ہے جب میں نے اپنی بہن امۃ الباری ناصر صاحبہ سے درخواست کی تھی کہ مجھے ایڈیٹر صاحب سے رابطہ کروا دیں تاکہ میں کسی نیکی کے کام میں حصہ لے سکوں۔

آپ کو بہت بہت مبارک ہو جس محنت، پیار و محبت اور لگن سے دن اور رات آپ نے اس اخبار کے لئے جدو جہد کی ہے اور آج ماشاءاللہ اس اخبار سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ (ہاف ملین) کو عبور کر چکی ہے۔ اس میں ہمارے حضور کی دعائیں، آپ کی دن اور رات کی لگن اور آپ کے ساتھ آپ کی پوری ٹیم کا تعاون یہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ کرے کہ ایسے ہی اس کو محنت اور پیار کرنے والے قاری ملتے رہیں اور اللہ کی مدد اور آپ کی ٹیم کا تعاون آپ کے ساتھ رہے اور یہ اخبار مزید عروج حاصل کرتا رہے۔ آمین

جہاں تک میرا تعلق ہے۔ الحمد للہ میرے لئے تو یہ اخبار اور آپ ایک اسکول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چونکہ میں نے جتنا بھی اِن تین سالوں میں سیکھا ہے میں تین سال پہلے والی زندگی میں نہیں سیکھ پائی۔ آپ نے مجھ سے کام لیا تھوڑا یا زیادہ آپ نے میری غلطیوں پر ہمیشہ میری رہنمائی فرمائی۔ اچھا لکھا تو بھی آپ سے اور بہت سارے لوگوں سے مجھے شاباش ملی جس سے میرا حوصلہ بڑھا۔ اور میرا قلم کچھ نا کچھ میرا ساتھ دیتا رہا اور آپ نے اُس کو قابل اشاعت سمجھا اور اپنے الفضل میں جگہ دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

غرض یہ اخبار الفضل آن لائن میری زندگی کا حصّہ ہے۔ جو ہر روز مجھے سورج نکلنے سے پہلے مل جاتا ہے اور مجھ سے یہ ڈاک کئی شہروں میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس طرح میرے لئے ایک چھوٹا سا نیکی کا راستہ بن جاتا ہے جس سے مجھے بہتوں کی دعائیں مل جاتی ہیں۔ الحمد للہ

اللہ کرے یہ ہمارا اخبار ’’الفضل آن لائن‘‘ اسی طرح دن دُگنی اور رات چگنی ترقی کرتا رہے۔ اسی طرح لوگ اس کو محبت اور پیار دیتے رہیں اور یہ علم کی شمع روشن اور چمکتی رہے۔ لوگوں کو فائدہ ملتا رہے۔ آمین

الحمد للہ! میرے لئے یہ ایک سعادت ہے کہ میں تقریباً تین سال سے اس معروف و مقبول ترین اخبار ’’الفضل آن لائن‘‘ کا حصّہ ہوں۔ دعا کرتی ہوں یہ سعادت مجھے میری زندگی کی آخری سانس تک ملتی رہے۔ آمین

پیش کردہ: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ

ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری

(الفضل آن لائن لندن کے بارہ میں قارئین کے تأثرات)

عوامی اخبار

مکرم عبدالسمیع خان۔سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ بیان کرتے ہیں:

آپ نے الفضل کو واقعی عوامی اخبار بنا دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے اسے بوڑھے بھی دیکھتے ہیں اور سارے زمانے کی جن باتوں پہ آپ قلم اٹھاتے ہیں اداریے لکھتے ہیں وہ بہت پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح جوان ہیں بوڑھے ہیں بچے ہیں۔ روزنامہ ہے اس لیے گنجائش بھی زیادہ مل جاتی ہے۔ ماشاللہ بہت اچھا چلا رہے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے تین سال

مکرم آر آر قریشی تحریر کرتے ہیں:

روزنامہ الفضل آن لائن مؤرخہ 13/ دسمبر 2022ء کو اپنے تین سال مکمل کرنے جا رہا ہے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کا شعر یک دم ذہن میں آیا۔

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

الفضل کی خدمات کے بہت سے مختلف پہلو ہیں جس کو الفاظ میں ڈھالنا ناچیز کے لیے مشکل امر ہے۔

الفضل کی خدمات کے چند پہلو کا ذکر کرتا ہوں جو ہر پڑھنے والے کے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ آپ کے لکھاری بہت زبردست دینی اور دنیاوی معلومات تحریر کرتے ہیں۔ جو پہلے نظر سے نہیں گزری ہوتی۔ قال اللہ وقال الرسول کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کی تحریرات، حضور اقدس کے خطبات جمعہ، عیدین خطبات، نکاح، حضور انور کے دورہ جات کی تفصیل۔ حالیہ امریکہ کی 20 سے زیادہ اقساط پر مشتمل تفصیل پڑھ کر ایمان بھی تازہ ہوئے اور بے حد خوشی بھی ملتی رہی بعض عزیز و اقارب جن کو ہم بھول چکے تھے ملاقات میں ان کا نام اور ذکر پڑھ کر بہت اچھا لگا۔

ادارہ الفضل آن لائن کو خاکسار کی طرف سے تین سال مکمل کرنے پر مبارک باد ہو۔ آپ کو اور تمام کارکنان کو، لکھنے والے مرد و خواتین کو اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خدماتِ دینیہ کے تین سال کا ہر رنگ ہی پیارا ہے۔

سلطان القلم کے سپاہیوں میں مسلسل اضافہ

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر۔سویڈن سے تحریر کرتے ہیں:

ایڈیٹر صاحب کی طرف سے ایک اعلان ''ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری پڑھ کر'' اس عاجز کا دل بھی اس طرف راغب ہوا کہ الفضل آن لائن کے مورخہ 13/ دسمبر 2022ء کو تین سال مکمل ہونے پر اپنے تاثرات کا اظہار کروں۔

خدا کے فضل سے الفضل خلافت اولیٰ میں جاری ہوا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس کے محرک تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ہی اس جریدہ کا نام الفضل عطا فرمایا۔ الفضل 1913ء میں جاری ہوا تھا اور اس سے اگلے سال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وصال ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قوت قدسیہ اور محنت اور دعاؤں اور آپ کے خاندان کی قربانیوں نے آپ کے باون سالہ دور خلافت میں الفضل نے بہت ترقی کی اور اس momentum سے اگلی خلافتوں میں ترقی پذیر رہا۔

پاکستان میں الفضل پر پابندی کے بعد ''گلدستہ علم و ادب'' آن لائن سٹاپ گیپ اریجنمنٹ کے طور پر جاری ہوا جس کے بعد تین سال سے الفضل آن لائن لندن جاری و ساری ہے۔ خدا کے خاص فضل سے آپ کی ادارت میں الفضل آن لائن نے تین سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ بے شمار نئے قلمکار مرد و زن لائم لائٹ میں آئے اور آرہے ہیں۔ یہ سب خلافت کی برکت سے ہے۔ جہاں الفضل سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد ہاف ملین تک پہنچ گئی ہے، وہاں حضرت سلطان القلم علیہ الصلوۃ والسلام کے سپاہیوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

دعا ہے کہ خلافت کے سائے میں الفضل آن لائن ہر اعتبار سے ترقی پر ترقی کرتا چلا جائے۔ آمین۔

روحانی و اخلاقی اصلاح اور ترقی کا زینہ

مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

مؤرخہ 13/ دسمبر 2022ء کو روزنامہ الفضل کے اجراء کو تین سال مکمل ہونے جا رہے ہیں۔ تین سال کا سفر کامیابی اور ترقی سے طے کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ پیارے الفضل کو مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے تا یہ ہمیشہ علمی پیاس بجھانے اور روحانی و اخلاقی اصلاح اور ترقی کا وہ زینہ ہو جس پر کشاں کشاں ہر پیر و جواں چڑھے۔ (آمین)

الفضل۔ایک قیمتی سرمایہ

مکرم محمد عمر تماپوری۔انڈیا سے تحریر کرتے ہیں:

الفضل آن لائن لندن کے تین سالہ سفر کی تکمیل پر آپ کو، آپ کے بورڈ کو اور آپ کی ٹیم و قارئین کو بالخصوص سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بانی الفضل آن لائن لندن کو پُرخلوص دل سے مبارکباد عرض ہے اس کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ جزاکم اللّٰہ

مغربی دنیا میں اردو زبان و ادب میں الفضل آن لائن لندن کا منظر عام پر آنا اور مسلسل اپنا سفر جاری رکھنا اعزاز ہی نہیں بلکہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ ہماری قومی، سماجی، دینی اور ادبی شعور کو نکھارنے، سنوارنے اور چمکانے میں الفضل کا کس قدر ہاتھ اور دخل ہے اور اس ادارے کی جانب سے نایاب کتب کی اشاعت میں جس طرح کے مضامین کے توسط سے آشکار کیا ہے وہ صرف اسی ادارے کا حصہ ہو سکتا ہے۔ یہ ایک قیمتی سرمایہ ہے جسے دستاویزی حیثیت حاصل ہوگی۔ آئندہ آنے والی نسلیں ممنون احسان رہیں گی۔ قرآن کریم، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور امام جماعت احمدیہ کے اقتباسات کو اس رنگ میں کور کیا جا رہا ہے گویا وہ روزمرہ کی ضروریات میں شامل ہیں اور بلاشبہ عین حالات حاضرہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ مضامین کا انتخاب بھی خوب اور برمحل ہے۔

ادارے کے کالم میں ہر اداریہ اپنے اندر ایک سبق رکھتا ہے۔ انسانی ضمیر کو جو اس کے اندر ہے اسے جھنجھوڑتا ہے اور فطرت صحیحہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس سے صحافت کے معیاری محاکمہ و محاسبہ کی طرف نشاندہی ہوتی ہے۔

یقین کریں عالمی سطح پر سبق آموز کو (مسلم یونیورسٹی کے طلباء ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں) غیر احمدی دنیا اور غیر مسلم اردو داں طبقہ میں بڑی نمایاں طور پر پزیرائی حاصل ہے۔ بہت سے قارئین اس بات کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اخبار الفضل بھی پڑھ لیتے ہیں گویا الفضل میں یہ باب الداخلہ ہے۔

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

مکرمہ امۃ القیوم انجم۔ کیلگری کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

الفضل آن لائن کے تین سال مکمل ہونے پر بہت بہت مبارک ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے اسے جو نام دیا یہ اسم با مسمّیٰ بن کر اس کا حق ادا کر رہا ہے۔ گویا بزبان حال کہہ رہا ہو۔ ''ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی''

اللہ تعالیٰ ہمارے اس آن لائن جریدے کو ہر جہت سے نکھارتا چلا جائے۔ آمین۔

الفضل ہمارا، بہت پیارا

مکرمہ نصرت قدسیہ وسیم۔ فرانس سے تحریر کرتی ہیں:

چند دن پہلے الفضل کے ایڈیٹر صاحب کی طرف سے دعوتِ عام تھی کہ ہمارے الفضل آن لائن کو پورے تین سال ہونے والے ہیں اس پر کوئی مضمون، تاثرات، اشعار کچھ لکھیں۔ اس کو پڑھ کر دل میں بہت سے خیال آئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا بیان کرنا اور شمار کرنا کچھ مشکل سا لگا کہ کیسے گنتی کروں اور کیا لکھوں۔ انسان خدا تعالیٰ کے کس کس فضل اور احسان کو یاد کرے اور الحمد للہ کہتے ہوئے اس کے فضلوں میں ڈوب جائے۔

میں ایک عام سی قاری ہوں لیکن یادوں کے تعلق بہت پرانا ہے۔ بچپن کے زمانے میں والد صاحب کو بلاناغہ الفضل کا مطالعہ کرتے دیکھا ہے۔ اخبار گھر آتا تو فجر کی نماز کے بعد چائے کی پیالی ہوتی اور والد صاحب کے ہاتھ میں یہ الفضل اخبار ہوتا اور وہ اس کے مطالعہ میں کھوئے ہوئے ہوتے۔ تب سے ہی اس کو پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ کبھی پوچھنا کہ اس میں کیا خاص

ہے؟ تو کہتے پڑھ کر دیکھ لو۔ اس زمانے میں اخبار دینے والا صبح صبح ایک آواز دیتا اور اخبار گھر میں دے دیتا۔ اگر کبھی دیر ہو جاتی تو بے چینی سے انتظار ہوتا کہ ابھی نہیں آئی۔ پھر رفتہ رفتہ شعور کے ساتھ اس اخبار میں ایسی دلچسپی ہونے لگی کہ جب بھی کوئی مضمون یا تقریر لکھنی ہوتی تو الفضل سے بھرپور فائدہ حاصل ہو جاتا۔ اب تو اس کا انتظار بھی نہیں کرنا پڑتا اور خدا کے فضل سے صبح صبح یہ فون پر آ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں وعدہ تھا کہ صحیفے نشر کئے جائیں گے اس وقت دنیا میں اَن گنت صحیفے شائع ہوتے ہیں مگر بہت کم ہیں جو تربیتی لحاظ سے لوگوں کو فائدہ دیتے ہیں۔ جتنا اس اخبار سے ہم استفادہ کرتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا کلام نئے انداز میں سامنے آتا ہے۔ خلیفہ وقت کی آواز کو ہر ایک تک پہنچانے کا انتظام ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے اسلام کی خدمت کے بارے رپورٹ موصول ہوتی ہیں جو اِزدِیادِ ایمان کا باعث بنتی ہیں صحافت کے میدان میں دعوت دی جاتی ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے افضال ہیں۔

ایک دن الفضل سے ایک اقتباس پڑھا جو دل پر گہرا اثر چھوڑ گیا۔ وہ یہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بار ہا لکھتے ہوئے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جاتا ہے مگر اندر کا جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 483) کتنا عظیم الشان کلام ہے جو آپ علیہ السلام کی قلم سے تحریر ہوتا ہے اور ہمارے لئے ایک خزانہ ہے۔ اس کو پڑھ کر دل حمد سے بھر گیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے پیارے مہدی کو لحظہ لحظہ تازہ کلام نازل ہوتا ہے اور یہ سب ہمارے لئے ہی فائدہ بخش ہے۔ الفضل کے سو سال پورے ہونے پر جب خاص نمبر شائع ہوا تو اس میں لکھا تھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے الفضل کے اجراء کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ سے اس اخبار کے لئے نام تجویز کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کا نام الفضل رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نام بتایا ہے۔ الفضل کی پہلی اشاعت پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے بہت دعائیں کیں۔ اس اخبار کے ایک صفحہ میں آپ رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس لمبی دعا میں سے ایک دعا یہ ہے۔ ’’اے اللہ! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کے وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔‘‘

(صد سالہ جوبلی سوونیئر 2013ء صفحہ 7)

الفضل وہ اخبار ہے جس پر خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ ہے کہ جب یہ اخبار 1913ء میں قادیان کی بستی سے پہلی بار شائع ہوا تو اپنے ساتھ بہت سارے فضل اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھا۔ اس کے پہلے ایڈیٹر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو خلیفہ بننے کے بعد بھی کچھ عرصہ اس کی ادارت کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا الہامی نام جو پیش گوئی میں ہے وہ ’’فضل عمر‘‘ تھا۔ آپ کے بچپن کی بیماری اور تعلیمی واقعات کو پڑھیں تو فضلوں کا ایک جہان ہے جو میں اس چھوٹے سے مضمون میں نہیں بیان کر سکتی۔ مگر ہم سب جانتے ہیں کہ وہ خاص فضل ہمیشہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر رہا اور ہر خلیفہ وقت کے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بلکہ ہر قاری جو الفضل کو پڑھتا ہے اس پر بھی ہوتا ہے کہ اس کے علم کو بڑھا دیتا ہے۔ الفضل خلیفۂ وقت کی زیرِ نگرانی ترقی پذیر رہا ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قادیان سے ربوہ ہجرت ہوئی تو الفضل کی اشاعت بھی قادیان سے ہجرت کرتے ہوئے پہلے لاہور اور پھر ربوہ آ گئی۔ پھر 2016ء کو پاکستان کے حالات نے ایک اور کروٹ لی کہ اخبار روزنامہ الفضل کی اشاعت پر پابندی لگ گئی۔ پاکستان میں یہ پابندی اب بھی ہے مگر 2019ء میں خلافت خامسہ کے دور میں الفضل آن لائن نے لندن میں اپنے نئے روپ میں گہرے اندھیرے بادلوں سے نکلتے ہوئے یورپ کے افق پر ظاہر ہوا۔ الحمدللہ آج تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ یہ ترقی کرے اور جو دعائیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے کیں ہیں وہ سب پوری ہوں آمین۔

خلافت کے سایہ میں پروان چڑھا ہے الفضل ہمارا
خلافت کے آنگن میں پھولا پھلا ہے الفضل ہمارا
دنیا کی اخباروں میں وہ بات کہاں جو اس میں ہے
نور امامِ وقت کا ہر سو پھیلاتا ہے الفضل ہمارا

الفضل کے مفید اداریے

مکرمہ مبارکہ شاہین۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں۔

روزنامہ کا شمارہ اس قدر روحانی خوبصورتی لئے ہوتا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ ہر اقتباس، ہر مضمون پہ تبصرہ لکھا جائے لیکن بس اپنی ہی کم مائیگی آڑے آتی ہے۔

کچھ دن پہلے منزہ سلیم صاحبہ نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیاری روداد لکھی، پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغام حق پہنچانے کی اپنے فضلوں سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

’’ایک تھی بشریٰ‘‘ پڑھ کر دل سے ان کے لئے دعائیں نکلیں۔ واقعی بڑی باکمال خاتون تھیں۔ اتنی خوبصورت نثر لکھنا انہی کا خاصہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ آمین۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کی اپنی تحریریں بھی ماشاءاللہ بے مثال ہوتی ہیں۔

آپ کے روزانہ کے اداریے بھی ماشاءاللہ بہت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ روزمرہ زندگی کے اصول بہت خوبصورتی سے ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو، ٹیم کو اور سب پیارے لکھنے والوں کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

الفضل۔ ایک روحانی مائدہ، ایک چشمہ اور ایک چراغ

مکرمہ خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا سے تحریر کرتی ہیں:

الحمدللہ! الفضل ایک ایسا چراغ ہے جس سے ہماری زندگیاں روشن و منور ہیں اور ایسا صاف و شفاف چشمہ ہے جس سے ہم اپنی پیاسی روحوں کو سیراب کر رہے ہیں آسٹریلیا میں تو روز ہم الفضل آسانی سے فون میں کھول کر پڑھ لیتے ہیں مگر اس ’’روحانی مائدہ‘‘ کی اصل قدر و منزلت کا اندازہ اس وقت ہوا جب کچھ عرصہ کے لیے پاکستان جانا ہوا تو تقریباً 6 سے 7 ہفتہ کے لیے الفضل روزانہ کی بنیاد پر نہیں پڑھ سکی کیونکہ وہاں یہ app کھل نہیں سکی تھی الحمدللہ! میں نے تو واپس آ کر اپنی ساری پچھلی الفضل کا مطالعہ تو کر لیا ہے مگر وہاں جو پڑھتے ہیں ان کی مشکلات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

الفضل میں شائع ہونے والے مضامین اور اداریے اور ہر چیز ہی آپ کی ٹیم کی ان تھک محنت اور کوشش کو اجاگر کرتی ہے جیسے کہ 29؍ستمبر کی الفضل میں ’’نماز جمعہ کی اہمیت کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درد ناک انتباہ‘‘ اور مکرمہ بشریٰ سعید عاطف کی نظم ’’خدا کے بعد ماں کو رحمتوں کا سائباں لکھا‘‘ بہت اچھی لگی۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

دعا کا تحفہ

بازار جانے کی دعا

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دُعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

(کتاب الدعاء للطبرانی جلد 2 صفحہ 1168 مطبوعہ بیروت)

اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں۔ اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں اِس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ الحاج ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 104)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

14/ دسمبر 1922ء پنج شنبہ (جمعرات)
مطابق 24/ ربیع الثانی 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی ایک رپورٹ محررہ 22/ اکتوبر 1922ء زیرِعنوان ”امریکہ میں تبلیغ اسلام۔گیارہ اور نومسلم“ شائع ہوئی ہے۔

اس رپورٹ میں حضرت مفتی صاحبؓ نے گیارہ امریکن افراد کی بیعت کا ذکر کیا ہے جس میں ایک امریکن پادری صاحب بھی شامل ہیں۔حضرت مفتی صاحبؓ مذکورہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ میں اشاعتِ اسلام کا کام روز افزوں ترقی پر ہے۔اصل کام تبلیغ بذریعہ لیکچروں، ملاقاتوں، جلسوں، خط وکتابت اور اخبارات میں مضمون لکھنے کے اس قدر بڑھ گیا ہے کہ رپورٹ لکھنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔دو جلسے ہر ہفتہ اپنے ہال اور مسجد میں علاوہ متفرق لیکچروں کے ہوتے ہیں اور ہفتہ میں دو دن عربی زبان اور نماز بزبان عربی پڑھانے کی جماعت ہوتی ہے۔علاوہ اس کے باہر بھی جانا پڑتا ہے۔چنانچہ اس ہفتے اس عاجز کو لیکچر دینے کے واسطے ڈیٹرائٹ جانا پڑا اور شکاگو کا کام میرے پیچھے مسٹر جیمز صادق اور مسٹر سعیدہ جوزف نے کیا۔پانچ کس شکاگو میں اور چھ کس ڈیٹرائٹ میں، کل گیارہ اشخاص نئے داخلِ دینِ اسلام ہوئے۔“

حضرت مفتی صاحبؓ کو اُس زمانہ میں امریکہ میں مذہبی منافرت کا بھی سامنا تھا۔چنانچہ آپؓ نے اپنی اس رپورٹ میں تحریر فرمایا کہ:

”ایک نوجوان لڑکی کے متوجہ باسلام ہونے اور عیسائیت سے منافرت ظاہر کرنے کے سبب اس کے والدین نے جو عیسائیت میں بہت متعصب ہیں، حکومت میں ہمارے مشن کے خلاف بہت شکوہ کیا ہے اور مذہبی معاملہ کو فوجداری کا رنگ دینا چاہا ہے کہ گویا مسلمان عیسائیوں کی لڑکیوں اور عورتوں کو بہکانا اور ان کے متعلقین سے اغواء کرنے کے درپے ہیں۔صاحبانِ دل سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے اور ہر ابتلاء سے اپنی حفاظت میں رکھے اور مشن کے کام میں کامیابی دے۔“

حضرت مفتی صاحبؓ نے اس رپورٹ میں ایک پادری صاحب کے بھی مسلمان ہونے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

”ڈیٹرائٹ میں جو اصحاب مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے قابلِ ذکر ایک صاحب پادری سٹن ہیں جو اعلیٰ تربیت کے صاحب ہیں اور مدت تک گرجا کے پاسٹر رہ چکے ہیں۔ان کو جماعت ڈیٹرائٹ کے نومسلموں کے واسطے شیخ مقرر کیا گیا ہے اور ان کو مرکز (دفتر نظارت قادیان) کے ساتھ انٹروڈیوس کرادیا گیا ہے تاکہ آئندہ ان کا اور ان کی جماعت کا تعلق براہِ راست قادیان سے رہے۔ان کا اپنا کاروبار ان کے گزارے کے واسطے کافی ہے اور مشن کا کام وہ فرصت کے وقت کیا کریں گے اور ان کے ذریعہ سے جو اور مسلمان ہوں گے، اور امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت ہوں گے کیونکہ وہ صاحب ثروت آدمی ہیں۔ان کی رپورٹ وہ براہِ راست قادیان بھیج دیں گے۔ان کا اسلامی نام شیخ عبدالسلام رکھا گیا ہے۔“

حضرت مفتی صاحبؓ نے 1922ء میں شکاگو میں جس ”المسجد“ کے نام سے جس احمدیہ مسجد کی تعمیر کروائی اور جس کا اس رپورٹ میں ذکر ہے یہ مسجد اپنی گلی کے نام ”واباش ایونیو“ سے مشہور ہوگئی۔

1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ امریکہ تشریف لائے تو امیر صاحب امریکہ نے حضورؒ کو تجویز پیش کی کہ شکاگو کی مسجد کا محل وقوع اچھا نہیں ہے اور عمارت بھی خستہ ہوچکی ہے اس لئے اسے فروخت کر کے کسی اچھے علاقے میں مسجد بنالی جائے۔حضورؒ نے فیصلہ فرمایا کہ موجودہ عمارت کو فروخت نہ کیا جائے بلکہ اس سے زیادہ بہتر انداز میں فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ 1980ء میں اس عمارت کے ساتھ ملحق دو پلاٹ خرید لیے گئے۔

11/ اکتوبر 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے دورہ امریکہ کے دوران یہاں تشریف لائے۔1988ء میں باقاعدہ مسجد کی تعمیر نو کا منصوبہ بنایا گیا چنانچہ نئی مسجد کی تعمیر 1992ء میں شروع ہوکر 1994ء میں مکمل ہوئی اور اس نئی مسجد کا باقاعدہ افتتاح 23/ اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کیا۔ایک عرصے سے اس جگہ کا نام ”مسجد الصادق“ مشہور ہوگیا تھا اس لیے حضورؒ نے اس مسجد کا یہی نام قائم رکھا۔

(تعارف ماخوذ از الفضل آن لائن 7/ جولائی 2022ء صفحہ 7)

امریکہ کی اس اولین مسجد کی تصویر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے پہلی مرتبہ مسلم سن رائز کے اکتوبر 1922ء کے شمارہ میں شائع کی۔قارئین کے استفادہ کے لیے مسلم سن رائز کے مذکورہ شمارہ میں شائع اس مسجد کی تصویر شاملِ مضمون ہذا ہے۔

— جامعة اسلامية أحمدية · شيكاغو —
Ahmadia Moslem Mosque and Mission House, 4448 Wabash Avenue, Chicago, Ill., U. S. Amer.

صفحہ دوم پر ”جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لیے ہدایات“ کے عنوان سے حضرت مولوی عبدالرحمان صاحبؓ کی جانب سے بعض سفری ہدایات شائع ہوئی ہیں۔علاوہ دیگر ہدایات کے ہدایت چہارم یہ درج ہے کہ:

”جو مہمان گڈا یعنی بیل گاڑی سواری کے لیے لینا چاہیں وہ آمدہ تعداد گڈا سے مطلع فرماویں۔ورنہ وقت پر نہ مل سکا تو افسر استقبال بٹالہ معذور ہو گا۔“

جلسہ سالانہ کا یہ سفر جو ابتداء میں مہمانان کی بذریعہ گڈا (بیل گاڑی) آمد شروع ہوا۔محض ایک صدی میں خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اب ہوائی جہازوں تک پہنچ گیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے عشاق جلسہ سالانہ میں اسپیشل جہازوں کے ذریعہ بھی پہنچنا شروع ہوگئے ہیں۔الحمدللہ علیٰ ذالکؐ

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اُٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاّب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

صفحہ نمبر 3 تا 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل مختلف موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت 2۔سیاسی قیدیوں کے مطالعہ کی کتب 3۔مسلمانوں کی کامیابی کا طریق 4۔عدم تشدد کی حقیقت

صفحہ نمبر 5 اور 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 8/ دسمبر 1922ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ 7 پر ماریشس کے پہلے مبلغ حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں آپؓ نے اپنے ماریشس پہنچنے کے بعد بعض حالات و واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221214.pdf

رپورٹ: نیشنل سیکرٹری وقف نو ملائشیا

نیشنل اجتماع وقف نو ملائشیا 2022ء

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور پیارے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل امسال جماعت احمدیہ ملائشیا کو وقف نو کا تاریخ میں پہلی بار اپنا نیشنل سالانہ اجتماع 12 تا 13/ نومبر 2022ء بروز ہفتہ اور اتوار مقام بیت السلام احمدیہ مشن ہاؤس میں نہایت کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

اجتماع کی تیاریوں سے قبل دعائیہ خط پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اَقدس میں بھجوایا گیا اور مکرم امیر صاحب ملائشیا سے اجتماع کی منظوری لی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ماہ قبل ہی نگران اعلیٰ اور تمام ناظمین کی ٹیم مقرر کرنے کے بعد اجتماع کی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا اور تمام ناظمین کی وقتاً فوقتاً کل 3 میٹنگز بھی رکھی گئیں۔ جس میں اجتماع کی تیاریوں سے متعلقہ تمام لائحہ عمل کے ذریعہ تمام پروگرامز کو فائنل کیا گیا۔

اجتماع میں شامل ہونے والے واقفین نو بچوں کی رجسٹریشن کا ڈیٹا حلقہ جات کے سیکرٹریان سے بذریعہ آن لائن منگوایا گیا جس میں شاملین واقفین نو کی عمر کی حد 7 تا 25 سال رکھی گئی۔ تمام سیکرٹریان کے ذریعے واقفین نو بچوں تک پروگرام اور نصاب پہنچایا گیا اور گاہے بگاہے یاد دہانی بھی کروائی گئی۔ الحمدللہ تمام سیکرٹریان نے اپنے بھر پور تعاون سے تمام واقفین نو بچوں کو اس اجتماع پر شامل کروایا۔

اس اجتماع میں شامل ہونے والے تمام واقفین نو بچوں کو 4 گروپس میں تقسیم کیا گیا جن میں (محمود، ناصر، طاہر اور مسرور گروپس) شامل ہیں ان گروپس کا آپس میں مقابلہ رکھا گیا۔ ہر گروپ میں 7 تا 25 سال کی عمر کے بچے شامل تھے۔

مؤرخہ 11/ نومبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 3:00 بجے اجتماع کے لئے مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رات 7:00 بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ رات 9:00 بجے تمام واقفین نو بچوں کو اور دیگر مہمانوں کو پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ اجتماعی صورت میں دیکھایا گیا اور تمام واقفین نو بچوں سے مقابلہ سوال و جوابات کی صورت میں جائزہ لیا گیا۔

12/ نومبر بروز ہفتہ دن کا آغاز 5:00 بجے نماز تہجد سے کیا گیا جس کے بعد نماز فجر اور درس مکرم مشنری انچارج صاحب ملائشیا نے دیا جس میں تمام واقفین نو بچوں کو اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے، نمازوں کی ادائیگی اور وقف نو کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ صبح 7:30 بجے ناشتہ کروایا گیا۔

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب کا آغاز صبح 9:00 بجے ہوا جس کی صدارت مکرم مشنری انچارج صاحب ملائشیا نے کی۔ تقریب میں تلاوت، نظم اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پیغام وقف نو پڑھ کر سنایا گیا جس کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب ملائشیا نے دعائیہ کلمات کے بعد دعا کروائی۔

پہلا روز 12/ نومبر بروز ہفتہ

12/ نومبر کو تمام علمی مقابلہ جات رکھے گئے جن میں (تلاوت، نظم، تقریر، سوال و جوابات، پیغام رسانی اور امتحان بمطابق نصاب وقف نو) شامل تھے۔

پہلے سیشن میں تلاوت، نظم، اور تقریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ 12:00 بجے پہلے سیشن کے اختتام کے بعد کھانا کھلایا گیا جس کے بعد ظہر و عصر نمازوں کی ادائیگی کی گئی۔

دوسرے سیشن میں (پیغام رسانی، امتحان اور سوال و جوابات) کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ تمام علمی مقابلہ جات عمر کے مطابق کروائے گئے۔

رات 7:00 بجے مغرب و عشاء نمازوں کی ادائیگی کی گئی جس کے بعد 7:30 بجے کھانا کھلایا گیا۔

رات 9:00 بجے تمام واقفین نو بچوں کا مستقبل میں تعلیم کے حوالہ سے ایک دلچسپ پروگرام رکھا گیا جس کو بذریعہ سلائیڈ شو دیکھایا گیا۔ اس کے بعد تمام واقفین نو بچوں سے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اَقدس میں دعائیہ خطوط لکھوائے گئے اور 15 سال سے اوپر واقفین نو بچوں سے تجدید فارم پر کروائے گئے۔ دوسرے سیشن کا اختتام رات 10 بجے ہوا۔

دوسرا روز 12/ نومبر بروز اتوار

13/ نومبر بروز اتوار آغاز 5:00 بجے نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد نماز فجر اور درس نیشنل سیکرٹری وقف نو نے دیا درس میں تمام واقفین نو بچوں کی تربیت کے حوالہ سے نصائح بیان فرمائیں۔ صبح 7:30 بجے ناشتہ کرایا گیا۔ 8:30 بجے تمام بچوں کو بذریعہ ٹرانسپورٹ نزد بیت السلام مشن ہاؤس گراؤنڈ میں لے جایا گیا۔ 9:00 بجے تمام کھیلوں کا آغاز کیا گیا جن میں (مقابلہ چیلنج، نشانہ بازی، زور آزمائی، میوزیکل چیئر اور سیک جمپنگ) شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات عمر کے مطابق کروائے گئے۔

دوپہر 12:00 بجے بذریعہ ٹرانسپورٹ تمام بچوں کو گراؤنڈ سے واپس بیت السلام مشن ہاؤس پہنچایا گیا۔

1:30 بجے ظہر و عصر نمازوں کی ادائیگی ہوئی اور دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔

اختتامی تقریب

2:00 بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت نائب نیشنل امیر صاحب ملائشیا نے کی۔ آغاز میں تلاوت، نظم اور نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی اس رپورٹ میں اجتماع کی تیاریوں سے لیکر تمام پروگرامز کی کارکردگی بیان کی گئی جس کے بعد تقریر مکرم مشنری انچارج صاحب ملائشیا نے کی۔ آپ نے اپنی نصائح میں تمام واقفین نو بچوں کو عبادات کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد تمام مقابلہ جات میں اعزاز حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تقسیم انعامات کرائی گئی۔

تقریب کے آخر پر مکرم نائب امیر صاحب ملائشیا نے دعائیہ کلمات کے بعد دعا کروائی۔

حاضری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 حلقہ جات میں سے 160 واقفین نو بچے شامل ہوئے جبکہ اجتماع پر مجموعی حاضری 213 تھی جن میں سیکرٹریان اور دیگر مہمان بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ملائشیا میں بذریعہ آن لائن رجسٹرڈ واقفین نو لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد تقریباً 542 ہے

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے نیشنل اجتماع وقف 2022 کامیاب ہوا۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے اور تمام واقفین نو اس اجتماع کی بدولت اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے انمول خادم بن کر مستقبل میں اسلام اور احمدیت کے بہترین مددگار ثابت ہوں۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

درثمین احمد۔ جرمنی

اطفال کارنر

”جس کا کام اسی کو ساجھے“

پیارے بچو! یہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب انسانوں کو ایک دوسرے سے مختلف بنایا ہے۔ اس میں ظاہری شکل و صورت بھی آجاتی ہے۔ جسمانی ساخت بھی آجاتی ہے۔مثلاً کوئی بہت خوبصورت ہے تو کوئی درمیانی شکل صورت کا، کوئی دبلا پتلا ہے تو کوئی صحت مند اور فربہ جسم کا مالک۔ اسی طرح ہر انسان کی صلاحیتیں بھی ایک دوسرے سے مختلف رکھی گئی ہیں جیسے کوئی پڑھائی میں بہترین ہے تو کوئی کھیل میں عمدہ ہے۔ کسی کی آواز اچھی ہے تو کسی کو لکھنے میں ملکہ حاصل ہے۔ یہ چند ایک مثالیں میں نے آپ کو سمجھانے کی خاطر بیان کی ہیں۔ اب دیکھیں کہ ایک قابل سرجن جو دل کی پیوند کاری کا ماہر ہے اگر آپ اسے جوتی کو ٹانکہ لگانے کو کہیں گے تو وہ بچارا تو نہیں کر پائے گا۔ جبکہ اس کا علم تجربہ اور دیگر صلاحیتیں بلا شبہ ایک جوتی ساز یا موچی سے ہزار گنا افضل ہوں مگر جو کام ایک موچی کرسکتا ہے وہ بڑے سے بڑا سرجن نہیں کرسکتا۔کیونکہ وہ اپنے ہنر کا مالک ہے دوسرا اپنے ہنر کا۔ ہر ایک کی استعدادیں دوسرے سے مختلف ہیں۔ اسی طرح آج کی کہانی جو بعض بچوں نے شاید بارہا اپنے بزرگوں یا والدین سے سن رکھی ہو مگر ہر ایک کا بیان کرنے کا اپنا انداز ہوتا ہے سو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔

تو پیارے بچو! ایک کہاوت ہے کہ کسی کوّے نے ہنسوں کی چال دیکھی تو وہ اسے بہت پسند آئی۔ اس نے سمجھا کہ میری چال اچھی نہیں ہے۔بہت سوچا کہ کیا کیا جائے کہ میری چال اچھی ہو جائے آخر اس نے کچھ ہنسوں کے پر اٹھائے اور اپنے پروں میں اُڑس لیے اور لگا ان کی سی چال چلنے مگر وہ ان کی چال کب چل سکتا تھا۔ ہنسوں نے اسے اجنبی پرندہ سمجھ کر مارنا شروع کر دیا، یہ وہاں سے نکل کر اپنے کوّوں میں آ شامل ہوا مگر چونکہ یہ کچھ مدت ہنسوں کی چال چل کر اپنی بھول چکا تھا۔ اس لیے کوّوں نے بھی اسے چونچیں مار مار کر اپنے سے نکال باہر کیا۔ اب یہ اکیلا رہ گیا، نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا، نہ ہنسوں نے اس کو ساتھ ملایا نہ کوّوں نے اس کو شامل کیا۔ اسے کہتے ہیں کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔ تو بچو! اللہ نے جس کو جس کام کے لیے پیدا کیا وہی اس کام کو بخوبی اور احسن طور پر انجام دے سکتا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں جس کا کام اسی کو ساجھے۔

ایک سبق آموز بات

حضرت امام بخاریؒ کے سفر کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا: ایک وقت امام بخاری علیہ السلام جہاز میں سفر کر رہے تھے اور ان کے ہاں ایک ہزار دینار بھی تھے۔ اچانک کسی بدمعاش نے جو دیکھ پایا تو غل مچانے لگا کہ میرے ایک ہزار دینار کسی نے چرا لیا۔حضرت نے جو سنا تو فوراً آہستگی سے دینار دریا میں ڈال دیا۔ جب سب کی تلاشی لی گئی تو ان کی بھی تلاشی لی گئی لیکن ان کے ہاں سے بھی نہ نکلے۔ اس بدمعاش نے بعد میں پوچھا کہ حضرت آپ کے ہاں تو ایک ہزار دینار میں اپنی آنکھوں سے خود دیکھ چکا تھا، پھر آپ نے اسے کہاں غائب کیا۔ فرمایا۔ او کمبخت! میں نے اپنی تمام عمر حدیث میں صرف کیا اور تو چاہتا تھا کہ مجھے متہم کر دیوے، اس لیے میں نے انہیں دریا میں ڈال دیا تا کہ متہم نہ ہو جاؤں ورنہ میری تمام عمر کی خدمت خاک میں مل جاتی۔

فرمایا: دیکھو! اس کے بعد امام صاحب نے کبھی کسی کے آگے ہاتھ تو نہیں پسارے۔ خدا تعالیٰ انہیں خود ہی دیتا رہا۔

(ارشاداتِ نور جلد سوم صفحہ 8-9)

مرسلہ: امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

فقہی کارنر

اضطرار میں پردہ کی رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

اگر کسی موقعہ پر انتہائی مجبوری کی وجہ سے مردار یا سؤر کا گوشت استعمال کر لیا جائے تو جن زہریلے اثرات کی وجہ سے شریعت نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بہر حال ایک مومن کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان نتائج کا تدارک اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ انسان غفور اور رحیم خدا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور اُسے کہے کہ اے خدا! میں نے تو تیری اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی جان بچانے کے لئے اس زہریلے کھانے کو کھا لیا ہے لیکن اب تو ہی اپنا فضل فرما اور اُن مہلک اثرات سے میری رُوح اور جسم کو بچا جو اُس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی حکمت کے باعث آخر میں اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ کہا گیا ہے تا کہ انسان مطمئن نہ ہو جائے بلکہ بعد میں بھی وہ اُس کی تلافی کی کوشش کرتا رہے اور خدا تعالیٰ سے اُس کی حفاظت طلب کرتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً شریعت کی اسی رخصت کو دیکھتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر کسی حاملہ عورت کی حالت ایسی ہو جائے کہ مرد ڈاکٹر کی مدد کے بغیر اُس کا بچہ پیدا نہ ہوسکتا ہو اور وہ ڈاکٹر کی مدد نہ لے اور اُسی حال میں مر جائے تو اُس عورت کی موت خودکشی سمجھی جائے گی۔ اسی طرح اگر انسان کی ایسی حالت ہو جائے کہ وہ بھوک کے مارے مرنے لگے اور وہ سؤر یا مردار کا گوشت کسی قدر کھا لے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 345-346)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

14/دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:28	17:40
مدینہ منورہ		05:34	17:35
قادیان		05:53	17:26
ربوہ		05:33	17:06
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:30	15:55